بسم اللہ الرحمن الرحیم

امامیہ

دینیات

درجہ سوم کیلئے

ناشر

امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

نمبر 68، شیوا جی روڈ، شیوا جی نگر، بنگلور- 560 051

سبق ۳۳

سورۂ انشراح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ع ﴿۸﴾

﴿شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے﴾

کیا ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کیا ﴿۱﴾ اور کیا آپ کے بوجھ کو اتار نہیں لیا ﴿۲﴾ جس نے آپ کی کمر کو توڑ دیا تھا ﴿۳﴾ اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ﴿۴﴾ ہاں زحمت کے ساتھ آسانی بھی ہے ﴿۵﴾ بیشک تکلیف کے ساتھ سہولت بھی ہے ﴿۶﴾ لہٰذا جب آپ فارغ ہو جائیں تو نصب کر دیں ﴿۷﴾ اور اپنے رب کی طرف رخ کریں ﴿۸﴾

نام کتاب : امامیہ دینیات (درجۂ سوم)

ترتیب وپیش کش : مولانا سید امتیاز حیدر جہانیاں پوری

صفحات : ۹۲

اشاعت : تیسرا ایڈیشن جنوری 2011ء

قیمت : ۲۰/روپے

ناشر : امامیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

H.V.S. اپارٹمنٹ، نمبر 1، لوک ناتھن روڈ، بنگلور-560052

فون: 080-22266320 موبائل: 09379907096

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند باتیں

امامیہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کا بنیادی ہدف قوم کے نونہالوں اور نوجوانوں کو زیورِ تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنا ہے اس لئے ہر ممکن سہولت فراہم کی جاتی ہے لیکن اس ضمن میں ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ مستقبل کی ہماری یہ امیدیں عصری تعلیم کے ساتھ دینی علوم، شرعی احکام ووظائف سے بھی واقف ہوں اس لئے ضرورت کے تحت نصاب پر نظر ثانی اور ضروری تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں اور بہتر نتائج کے لئے یہ امر ناگزیر ہے۔

ہمارے سامنے ایک بنیادی مشکل اردو زبان کی تھی زیادہ تر مراکز میں دینیات اردو میں ہی پڑھائی جاتی ہے اس لئے اس بات کی شدت سے ضرورت تھی کہ زبان پر پہلے توجہ دی جائے کیونکہ مفاہیم اسی پل سے گذر کر ہم تک پہنچتے ہیں۔

امامیہ دینیات کے جدید ایڈیشن میں اس بات پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ بچہ جس سبق کو بطور دینیات پڑھ رہا ہو وہی اس کے لئے زبان دانی کا بھی سبق ہو، ان اسباق کے کم وکیف میں، بچوں کی ضرورت، ذوق، دلچسپی اور نفسیات کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ سبق کے آخر میں اچھی خاصی مشقیں رکھی گئی ہیں جو زبان دانی، تحریر اور مواد سبق کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں نہ صرف معاون ومددگار رہوں گی بلکہ طلبہ وطالبات میں غور وفکر، انفرادی مطالعہ کی عادت اور معلومات میں مزید اضافے کے لئے بھی انشاء اللہ محرک ثابت ہوں گی۔ ہم نے اس کتاب کو بہتر اور زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں کسی بھی امکانی کوشش سے دریغ نہیں کیا ہے۔

ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوسکے ہیں اس کا صحیح اندازہ تو اساتذہ، سرپرست اور تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے اہل نظر افراد کی رایوں اور تبصروں سے ہی ہوسکے گا۔

مرزا محمد مہدی عفی عنہ

صدر

امامیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

کیا ہے کہاں ہے!

سبق نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1	میرا مذہب ''اسلام''	5
2	صفاتِ ثبوتیہ	7
3	صفاتِ سلبیہ	9
4	ہم سب کا خالق کون ہے؟	11
5	اللہ دکھائی نہیں دیتا	14
6	نبوت	18
7	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا بچپن	21
8	کوہِ طور پر چالیس راتیں	24
9	ایک نہایت اہم اعلان	27
10	حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	31
11	حضرت امام علی رضا علیہ السلام	34
12	حضرت امام محمد تقی علیہ السلام	37
13	حضرت امام علی نقی علیہ السلام	40
14	حضرت علی علیہ السلام اور بچے	43
15	قیامت	46
16	آخرت، موت کے بعد کی زندگی	48
17	جو بوؤ گے وہی کاٹو گے	51
18	حضرت عبداللہؑ	54
19	نجاسات و مطہرات	57
20	بیت الخلاء کے آداب	61
21	وضو	63
22	نماز	67
23	بھائی چارہ	73
24	اچھا طالب علم	76
25	جھوٹ	79
26	کسی کا بھی مذاق مت اڑاؤ	81
27	دوستی کا خاتمہ	84
28	سورہ القارعہ	87
29	سورہ الماعون	88
30	سورہ تکاثر	89
31	سورہ تین	90
32	سورہ زلزال	91
33	سورہ انشراح	92
-	----	-

سبق ۱

میرا مذہب ''اسلام''

دنیا میں بہت سے ادیان موجود ہیں لیکن اسلام سب سے اچھا دین ہے اس لئے کہ اسے خدا نے بنایا ہے اور اسی کو پسند کیا ہے۔

لفظ 'اِسلَام'، عربی لفظ، سَلِمَ ، سے بنا ہے۔ سَلِمَ کے معنی ''امن'' اور ''سر جھکانے'' کے ہیں۔ مسلمان وہ ہے جو صرف اللہ کے آگے سر جھکاتا ہے اور اس کے ہر حکم کے آگے تسلیم رہتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اسلام کی تعریف صرف ایک جملے میں کرنے کی فرمائش کی۔ تو آپؐ نے فرمایا : ''اسلام کے معنی ''خالق'' (اللہ) کے آگے سر جھکانا اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔''

مذہب کو درخت کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ مضبوط درخت کیلئے ضروری ہے کہ اس کی جڑیں بھی مضبوط اور گہری ہوں۔ عربی زبان میں '' اُصُول '' کے معنی جڑ کے ہوتے ہیں۔

دین اسلام کی جڑیں پانچ ہیں جن کو ''اصول دین'' کہتے ہیں۔ اصول دین میں تقلید نہیں ہوتی۔

اسی طرح دین اسلام کی شاخیں دس ہیں جن کو فروع دین کہا جاتا ہے۔

معانی واشارات :

مخلوق	خلق کیا ہوا، جیسے انسان، حیوان
ادیان	دین کی جمع

مضبوط	قوی
فرمائش	درخواست، طلب
درخت	پیڑ

سوچو! اور جواب دو :

۱. لفظ اسلام کے معنی کیا ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی تعریف ایک جملے میں کیسے کی؟
۲. لفظ اصول کے معنی کیا ہیں؟
۳. کیا اصول دین میں تقلید ہو سکتی ہے ؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. اسلام کے معنی..................کے ہیں۔
۲. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ....سر جھکانا اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔
۳. مذہب کو ....مانند قرار دیا گیا ہے۔
۴. اسلام کے..................اصول ہیں، جو..................کہلاتے ہیں۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

	ر	س	و	ل	......رسول......
	ا	ص	و	ل	....
ع	د	ا	ل	ت	....
		ن	ب	و	....
	م	ح	م	د	....

صفات ثبوتیہ

خدا میں صرف خوبیاں پائی جاتی ہیں لیکن اس کی تمام خوبیوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا انہیں خوبیوں کو صفات ثبوتیہ کہتے ہیں۔

خدا میں پائی جانے والی خوبیوں میں سے آٹھ یہ ہیں۔

۱ وہ - قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
۲ وہ - قادر ہے یعنی ہر کام کر سکتا ہے۔
۳ وہ - عالم ہے یعنی ہر بات جانتا ہے۔
۴ وہ - حیّ ہے یعنی ایسا زندہ ہے جو کبھی نہیں مر سکتا۔
۵ وہ - مدرک ہے یعنی بغیر آنکھ کان کے دیکھتا اور سنتا ہے۔
۶ وہ - مرید ہے یعنی جو چاہے کرے جو چاہے نہ کرے۔
۷ وہ - متکلم ہے یعنی بغیر زبان کے بولتا ہے۔
۸ وہ - صادق ہے یعنی سچّا ہے۔

سوچو! اور جواب دو :

۱. کیا خدا میں پائی جانے والی تمام خوبیوں کو گنا جا سکتا ہے؟

۲. کیا خدا میں کوئی برائی پائی جاتی ہے؟

۳. اگر خدا بغیر زبان کے بولتا ہے تو دیکھتا اور سنتا کیسے ہے؟

۴. مدرک کے معنی کیا ہیں؟

۵. کیا خدا حیّ ہے؟ حیّ کسے کہتے ہیں؟

جملہ مکمل کرو :

۱. وہ قادر ہے یعنی ہر .... سکتا ہے۔

۲. وہ.................... یعنی ہر بات جانتا ہے۔

۳. وہ مرید ہے یعنی.................. کرے.................. نہ کرے۔

۴. .... بغیر زبان کے بولتا ہے۔

۵. وہ .... ہے یعنی سچا ہے۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ

جیسے :	م	ر	ی	د		مرید ....
	ص	ا	د	ق		....
	م	د	ر	ک		....
	م	ت	ک	ل	م	....
	ح	ی	ی			....

سبق ۳

صفات سلبیہ

خدا ہر طرح کے عیب اور تمام برائیوں سے پاک ہے.

خدا میں جو باتیں نہیں پائی جاتیں ان کو صفات سلبیہ کہتے ہیں جیسے:

وہ مرکب نہیں یعنی کسی سے مل کر نہیں بنا ہے۔

وہ جسم نہیں رکھتا۔

وہ مکان نہیں رکھتا۔

وہ حلول نہیں کرتا، یعنی کسی چیز میں نہیں آ سکتا۔

وہ مرئی نہیں، یعنی دکھائی نہیں دیتا۔

وہ محلِّ حوادث نہیں یعنی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

اس کے صفات زائد بر ذات نہیں یعنی اس کی ذات اور صفت ایک ہے۔

سوچو! اور جواب دو :

۱. خدا کی ذات وصفت ایک ہے یعنی؟

۲. خدا محل حوادث نہیں ہے یعنی؟

۳. کیا ہماری ذات وصفت ایک ہے؟

۴. کیا ہم محل حوادث ہیں؟

۵. خدا مرکّب نہیں ہے کیا ہم مرکّب ہیں؟

۶. خدا حلول نہیں کرسکتا کیا ہم کرسکتے ہیں؟

جملے مکمل کرو :

۱. وہ حلول .... یعنی کسی چیز میں نہیں ....

۲. خدا مرکب نہیں ہے یعنی .... نہیں بنا ہے

۳. خدا .... یعنی اسمیں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی

۴. .... کا کوئی شریک نہیں

۵. وہ مکان .... نہیں رکھتا

سبق ۴

ہم سب کا خالق کون؟

ہم بہت اچھے گھر میں رہتے ہیں ۔ یہ گھر خود سے نہیں بن گیا بلکہ اسے ایک ماہر معمار نے بنایا ہے۔ ہم روٹی کھاتے ہیں روٹیاں امی پکاتی ہیں ۔ اپنے آپ نہیں پک جاتیں ۔ ہم کپڑے پہنتے ہیں۔ کپڑے درزی سیتا ہے۔ آپ ہی آپ نہیں سِل جاتے.

ہمارے گھر میں ایک گھڑی ہے، جو دن رات چلتی رہتی ہے۔ لیکن یہ بھی ''بیٹری'' سے چل رہی ہے اگر بیٹری ختم ہوجائے تو گھڑی بند ہوجائے گی' گھڑی بھی اپنے آپ نہیں چل سکتی۔

یہ زمین، کس نے بنائی ؟ زمین پر پیڑ پودے کس نے اگائے ؟ پیڑ پودوں میں طرح طرح کے پھل پھول کس نے لگائے ؟ یہ بڑے بڑے دریا کس نے بہائے ؟ اونچے اونچے پہاڑ کس نے بنائے ؟ کیا ان چیزوں کو کوئی آدمی بنا سکتا ہے؟! یہ خود بخود تو نہیں بنے ہیں؟ پھر کس نے بنایا؟

ان سب کو اللہ نے بنایا

یہ آسمان کس نے بنایا؟ آسمان میں تارے کس نے چمکائے؟ سورج اور چاند کس نے بنائے؟ کیا ان سب کو کوئی آدمی بنا سکتا ہے؟ یہ خودبخود تو نہیں بنے؟ پھر کس نے بنایا؟

ان سب کو اللہ نے بنایا

سورج روز صبح پورب سے نکلتا ہے اور شام کو پچھمّ میں ڈوب جاتا ہے۔ ہمیں روشنی دیتا ہے اور گرمی پہنچاتا؟ سورج کو بنانے والا کون ہے؟

اللہ ہی تو ہے

ہم کو، آپ کو، ابّا کو، امّی کو، ساری دنیا کو اللہ نے ہی پیدا کیا ہے وہی ہم سب کا مالک و حاکم ہے۔ زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے ہمیں چاہیے کہ ہم خدا کا شکریں اور اس کے حکم کو بجالائیں۔

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
خودبخود	اپنے آپ
معمار	عمارت بنانے والا'' راج'مستری
جلانا	زندگی دینا
حاکم	فرمانروا، حکم دینے والا، بادشاہ
حکم بجالانا	جس کام کو کرنے کیلئے کہا جائے اس کو کرنا (فرمانبرداری کرنا)

سوچو! اور جواب دو :

۱) ہم سب کا خالق کون ہے؟
۲) زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، پہاڑ، آبشار وغیرہ کس نے بنائے؟
۳) سورج صبح کو کس سمت سے طلوع ہوتا ہے؟
۴) شام کو سورج کس سمت میں غروب ہوتا ہے؟
۵) ہمیں روشنی اور گرمی کون پہنچاتا ہے؟

خالی جگہیں پر کرو!

۱. ہم سب کو............نے پیدا کیا۔ (اللہ، ماں باپ)
۲. زمین، چاند، سورج، ستارے سب کو......نے پیدا کیا۔ (انسان، اللہ)
۳. سورج ہم کو............پہنچاتا ہے۔ (ٹھنڈک، گرمی، روشن)
۴. سورج صبح کو............سے نکلتا ہے۔ (مغرب، مشرق، جنوب)
۵. سورج شام کو......میں ڈوب جاتا ہے۔ (مشرق، مغرب، جنوب)

چار حرفی الفاظ میں ''الف'' ملا کر لفظ بناؤ :

جیسے

خ	ا	ل	ق	....خالق....
م	..	ل	ک	....
ع	..	ق	ل	....
ح	..	ک	م	....

سبق ۵

اللہ دکھائی نہیں دیتا

کسی زمانے میں ایک کسان رہا کرتا تھا جو بہت ہی نیک، نمازی اور پرہیزگار تھا۔ وہ اپنے کھیت میں ہل چلاتا، خوب محنت کرتا اور وقت پر نماز پڑھا کرتا تھا۔

ایک دن جب وہ گھر واپس آرہا تھا تو اس کو سڑک کے کنارے ایک بیمار شخص ملا، کسان کو اس سے ہمدردی ہوگئی، وہ اسے اپنے گھر لے آیا اور اسکی ہر طرح سے دیکھ بھال کی۔ دوسرے دن صبح جب کسان نمازِ فجر پڑھنے کے لیے اٹھا تو اس نے اپنے مہمان کو بھی نماز کے لیے جگایا؛ لیکن مہمان نے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا: میں نے اللہ کو کبھی نہیں دیکھا اس لیے نماز بھی نہیں پڑھتا، مہمان کی بات سن کر کسان چپ ہوگیا۔ دوسرے دن مہمان کی حالت بہتر ہوگئی اور اس نے گھر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ کسان اپنے مہمان کو چھوڑنے کیلئے کافی دور تک اس کے ساتھ گیا۔ راستے میں دونوں نے شیر کے پنجوں کے نشان دیکھے۔

مہمان نے کہا: شیر کہیں قریب میں ہی ہے کیوں کہ اس کے پنجوں کے نشان تازہ ہیں۔

کسان نے کہا: مجھے تو یقین نہیں ہے۔

مہمان کو حیرت ہوئی اور کسان سے کہنے لگا: تم کیوں نہیں سمجھتے کہ پنجوں کے یہ نشان، تازہ ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر ابھی یہاں سے گزرا ہے اور ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے۔

کسان نے کہا: ''میرے عزیز بھائی! پنجوں کے نشان دیکھ کر تم نے یہ یقین تو کر لیا کہ شیر ادھر سے گزرا ہے، کیا یہ چاند سورج، تارے، پیڑ، پودے، پھول، پہاڑ، آبشار، زمین، آسمان تمھیں یہ بتانے کیلئے کافی نہیں ہیں کہ ان کا بھی کوئی خالق ہے؟

مہمان کچھ دیر تک سوچنے کے بعد کہنے لگا: ''تم ٹھیک کہتے ہو، ہم اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے لیکن اس کی ان نشانیوں کو دیکھ کر یقین کر سکتے ہیں کہ اللہ ہے''۔

معانی واشارات :

نیک	اچھا، شریف
نمازی	نماز پڑھنے والا
پرہیزگار	محتاط، متقی، جو بُری باتوں سے بچتا ہو
خالق	پیدا کرنے والا
آبشار	جھرنا

سوچو! اور جواب دو :

۱. کسان کیسا آدمی تھا؟

۲. کسان، بیمار آدمی کو اپنے گھر کیوں لے گیا؟

۳. بیمار مہمان نے نماز پڑھنے سے کیوں انکار کیا؟

۴. کسان نے شیر کے پنجوں کے نشان دیکھنے کے باوجود کیوں یقین نہیں کیا کہ شیر وہاں سے گذرا ہے؟

۵. کسان نے اللہ کے وجود کے متعلق مہمان کو کیسے سمجھایا؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. کسان اپنے............میں ہل چلاتا تھا۔

۲. بیمار مہمان نے............ پڑھنے سے انکار کر دیا۔

۳. راستے میں کسان اور بیمار مہمان نے زمین پر............کے پنجوں کے تازہ نشان دیکھے۔

۴. تمھیں یہ بتانے کیلئے کافی نہیں کہ ان کا بھی کوئی............کرنے والا ہے۔

۵. ......کو ہم دیکھ نہیں سکتے؛ اس کی نشانیوں کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں کہ............ہے۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناو :

جیسے :

د	ک	ھ	ا	ء	ی				....دکھائی
ہ	م	د	ر	د	ی				....
ک	س	ا	ن						....
ن	م	ا	ز	ی					....
پ	ر	ہ	ی	ز	گ	ا	ر		....
ک	ھ	ے	ت						....
چ	ل	ا	ن	ا					....

م	ح	ن	ت		....
پ	ن	ج	ہ		....
ب	ی	م	ا	ر	....
م	ہ	م	ا	ن	....
س	ڑ	ک			....
ش	ی	ر			....

لفظوں کے آخر میں ''ی'' کو ملاؤ :

جیسے :

نماز	....نمازی....
بیمار	....
محنت	....
ہمدرد	....
دوست	....

واحد لکھو :

مخلوقات	....
اوقات	....
الفاظ	....

سبق ۲

نبوت

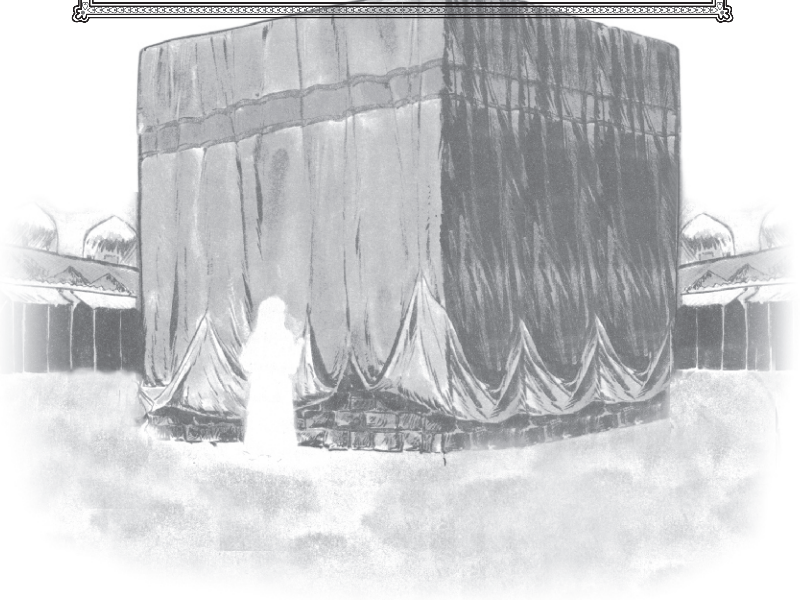

انبیاء وہ ہیں جنہیں اللہ اپنے خاص بندوں کی حیثیت سے منتخب کرتا ہے۔ انبیاء اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ انبیاء معجزات اپنی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ قرآن مجید ہے۔

انبیاء معصوم ہوتے ہیں اس لئے ان سے کسی طرح کی بھی غلطی ممکن نہیں ہے۔

ہم جاہل پیدا ہوتے ہیں وہ عالم پیدا ہوتے ہیں۔

ہم سے غلطی ہو سکتی ہے ان سے غلطی نہیں ہو سکتی۔

ہم راستہ بتانے والے کے محتاج ہوتے ہیں وہ ہماری طرح محتاج نہیں ہوتے۔

اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن آنحضرتؐ کے بارہ جانشین ہوئے جو امام کہلاتے ہیں ہم اس وقت بارہویں امام حضرت حجت ابن الحسن العسکری کی امامت میں ہیں جو آنحضرتؐ کے برحق جانشین ہیں۔

معانی واشارات :

منتخب	چنا ہوا
معجزات	(معجزہ کی جمع) جس کو انجام دینے سے لوگ عاجز ہوں
جانشین	نائب

سوچو! اور جواب دو :

۱. انبیاء کس کی طرف سے آتے ہیں اور ان کا فریضہ کیا ہے؟

۲. انبیاء کے لئے معجزہ کیوں ضروری ہے؟

۳. ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ کیا تھا؟

۴. انبیاء میں اور ہم میں فرق کیا ہے؟

۵. انبیاء کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد ہماری ہدایت کے لئے خدا نے کیا انتظام کیا؟

کھالی جگہ پر کرو :

۱. نبی وہ ہے جسے اللہ .... سے منتخب کرتا ہے۔ انبیاء اللہ کا .... تک پہنچاتے۔

۲. انبیاء معجزات.............پیش کرتے ہیں ہمارے نبیؐ کا معجزہ.............ہے۔

۳. انبیاء معصوم ہوتے ہیں ....ممکن نہیں ہے۔

۴. ہم راستہ بتانے والے کے..............ہیں وہ ہماری طرح...............ہوتا۔

۵. اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے.........................انبیاء بھیجے۔

۶. ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.........................ہوگیا۔

۷. آنحضرتؐ کے.........................امام کہلاتے ہیں

۸. ہم اس وقت.........................کی امامت میں ہیں

حروف کو ملا کر لفظ بناؤ :

جیسے :

	ا	ن	س	ا	ن	انسان................
		ا	م	ا	م	....
		ہ	ا	د	ی	....
	ق	ر	ا	ٓ	ن	....
ا	ن	ب	ی	ا	ء	....
	م	ع	ج	ز	ہ	....
	ف	ر	ی	ض	ہ	....
	م	ن	ت	خ	ب	....
ج	ا	ن	ش	ی	ن	....

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت مکہ معظّمہ میں ۱۷ / ربیع الاول کو ہوئی۔ آپؐ کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ جناب آمنہ ہیں۔ آپؐ کی ابھی ولادت نہیں ہوئی تھی کہ آپؐ کے والد حضرت عبداللہؑ انتقال کر گئے۔ چھ سال کی عمر میں آپؐ کی والدہ بھی انتقال کر گئیں۔

حضرت آمنہؑ کی وفات کے بعد آپ کی پرورش آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمائی۔

حضرت عبدالمطلبؑ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرتے تھے۔ یہودی اور عیسائی راہبوں سے انہیں معلوم ہوا تھا کہ مکہ معظّمہ میں ایک عظیم المرتبت پیغمبر ہوگا۔ اور حضرت عبدالمطلبؑ کو اپنے پوتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ویسی ہی دکھائی دے رہی تھیں جو کسی پیغمبر میں ہوا کرتی ہیں۔

اہل مکہ حضرت عبدالمطلب کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ جب بیت اللہ کے قریب بیٹھتے تو

دوسرے لوگ آپ کے اطراف میں حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے اور۔ حضرت محمد ﷺ آپ کے پہلو میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ اگر کبھی لوگ حضرت محمد ﷺ کو دادا تک پہنچنے سے روکتے تو آپ کہتے:

''میرے فرزند کو مجھ تک آنے دو۔ رب عظیم کی قسم، میں اس کے چہرے پر عظمت وجلالت کی نشانیاں دیکھ رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک دن وہ عظیم رہنما بنے گا اور تم لوگوں کو جہالت اور ظلم وجبر سے نجات دلائے گا۔

حضرت عبدالمطلبؓ حضرت محمد ﷺ کو پہلو میں بٹھاتے اور آپؐ کی پیٹھ تھپکتے، کیونکہ آپ حضرت محمد ﷺ کے مستقبل سے آگاہ تھے۔ آپ ہمیشہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ رہتے۔

میں نے کبھی محمد ﷺ کو جھوٹ بولتے نہیں سنا، اور نہ ہی کوئی غلط کام کرتے دیکھا، نہ کبھی قہقہہ لگا کر ہنستے دیکھا، آپ صرف مسکرایا کرتے ہیں اور دوسرے بچوں سے ہمیشہ ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔''

الفاظ ومعانی

الفاظ	معانی
جلالت	بزرگی، بڑائی، شان وشوکت
جبر	ظلم وستم
انتقال	وفات
پرورش	پالنا، پرورش کرنا
راہب	عیسائی عابد، یا زاہد
عظیم المرتبت	بڑی شان والا

عظمت	بڑائی

سوچو! اور جواب دو:

۱) حضرت محمد ﷺ کی ولادت کب ہوئی؟

۲) آپ ﷺ کے والدین کے نام کیا ہیں؟

۳) حضرت عبدالمطلب آپؐ کے کون تھے؟

۴) حضرت عبدالمطلب آپؐ کے متعلق کیا کہا کرتے تھے؟

۵) یہودی اور عیسائی راہبوں نے کیا کہا تھا؟

۶) بچپن میں حضرت محمدؐ کا کردار کیسا تھا؟ آپؐ کے چچا حضرت ابوطالبؑ آپؐ کے متعلق کیا کہا؟

مشق!

خالی جگہوں کو پر کر کے لفظ بناؤ:

جیسے

پ	ی	..	ھ	......پیٹھ......
ط	..	ل	ب	....
م	ح	..	ت	....
م	ش	..	ق	....
ظ	..	م	ت	....

سبق ۸

کوہِ طور پر چالیس راتیں

حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر چالیس راتیں گزارنے پہنچے۔ اللہ نے آپؑ سے وعدہ لیا تھا اور آپؑ یہ وعدہ پورا کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آپؑ نے اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کو اپنا نائب مقرر کیا۔

اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو چند قوانین عطا فرمائے تاکہ بنی اسرائیل ان پر عمل کریں اور نیک مسلمان بنیں، وہ قوانین ''تورات'' میں موجود ہیں، مثلاً!

۱۔ اللہ کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرو۔

۲۔ چوری مت کرو۔

۳۔ جھوٹ مت بولو۔

۴۔ کسی پر بھی جھوٹا الزام مت لگاؤ۔

جب حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر عبادت میں مشغول تھے۔ بنی اسرائیل نے آپ کے جانشین حضرت

ہارونؑ کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور ایک جادوگر کے بہکاوے میں آگئے جس کا نام سامری تھا۔ سامری نے بنی اسرائیل کو سونے کا بچھڑا بنانے اور اس کی پرستش کرنے کے لئے کہا اور وہ ایسا کرنے لگے۔

جب حضرت موسیٰؑ کوہِ طور سے واپس آئے اور بنی اسرائیل کو گائے کی پرستش کرتے دیکھا تو آپؑ کو غصہ آگیا آپؑ نے گائے کے پتلے کو جلا کر اس کی راکھ سمندر میں بہادی۔

آپؑ نے بنی اسرائیل سے اللہ سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے کو کہا۔

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
کوہِ طور	ایک پہاڑ کا نام ہے
نائب	جانشین، قائم مقام
بنی اسرائیل	حضرت یعقوبؑ کی اولاد، یہود
قوانین	قانون کی جمع

سوچو! اور جواب دو :

۱) حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر کیوں گئے؟

۲) کوہِ طور جاتے وقت آپؑ نے کسے اپنا نائب بنایا؟ اور بنی اسرائیل سے کیا کہا؟

۳) تورات میں کن باتوں پر عمل کرنے کے لئے کہا گیا ہے؟

۴) کیا بنی اسرائیل نے حضرت ہارونؑ کی بات مانی؟

۵) جادوگر سامری نے بنی اسرائیل کو کیا مشورہ دیا؟

۶) کوہِ طور سے واپسی کے بعد حضرت موسیٰؑ کو کیوں غصہ آیا؟ آپ نے کیا کیا؟

مشق !

خالی جگھوں کو پر کر کے لفظ بناؤ:

جیسے

پ	ر	..	ت	ش	......پرستش......
پ	..	و	ا	ز	....
م	ح	ب	..	ب	....
م	..	..	ہ	د	....
..	ر	ح	ا	ن	....

جمع سے واحد بناؤ!

جمع	واحد
انبیاء	....
ائمہ	....
کتب	....
قوانین	....

نیچے دیئے گئے الفاظ کو جملہ میں استعمال کرو!

نائب، بنی اسرائیل، حضرت موسیٰؑ، کوہ طور، قوانین

سبق ۹

ایک نہایت اہم اعلان

اس دن شدت کی گرمی تھی، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حج کے بعد مکہ سے مدینہ لوٹ رہے تھے، حضرت محمدؐ کے ساتھ ہزاروں مسلمان تھے۔

حضرت محمدؐ نے میدان غدیر میں تمام مسلمانوں کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔

حضرت جبرئیلؑ نے آکر حضرت محمدؐ سے کہا کہ ان کے پاس ایک نہایت اہم پیغام ہے، اور پیغمبر اسلام کو یہ پیغام تمام مسلمانوں تک پہنچانا ہے۔

لہٰذا حضرت محمدؐ نے حضرت بلالؓ سے کہا کہ وہ اذان دیں،

حضرت بلالؓ کی آواز بہت اچھی تھی، اور وہ پیغمبر اسلام کے پسندیدہ مُوذّن تھے۔

جب لوگوں نے اذان سنی تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جمع ہوگئے، وہ لوگ بھی جو آگے چلے گئے تھے لوٹ آئے۔

حضرت محمد ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی،

اونٹوں کے ہودج کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک اونچا مقام بنایا گیا۔

حضرت محمدؐ اس پر کھڑے ہو گئے تاکہ دور دور کھڑے ہوئے لوگ بھی آپؐ کو دیکھ سکیں۔

حضرت محمد ﷺ نے لوگوں سے فرمایا:

آپؐ کا وصال عنقریب ہونے والا ہے اور آپؐ اپنے پیچھے دو اہم چیزیں قرآن اور اہل بیتؑ چھوڑے جا رہے ہیں،

آپؐ نے تمام مسلمانوں سے قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کا دامن تھامے رہنے کے لئے کہا۔

اس کے بعد حضرت محمدؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں''

حضرت محمدؐ نے تین مرتبہ اس اعلان کو دہرایا۔ جس کے فوراً بعد حضرت جبرئیلؑ اللہ کا ایک اور پیغام لے کر پہنچے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ....

آج دین کامل ہو گیا :

یہی قرآن کی آخری آیت ہے۔

معانی واشارات :

میدان غدیر	مدینہ سے قریب واقع ایک مقام
ہودج	عماری، اونٹ کا کجاوہ، محمل
وصال	ملاپ، انتقال
عنقریب	بہت جلد
مولا	سردار، آقا، مالک
خلیفہ	جانشین

سوچو! اور جواب دو :

۱. حج سے واپس ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے مسلمان تھے؟
۲. میدان غدیر پہنچ کر رسول اللہ ﷺ نے کیا حکم دیا ؟
۳. حضرت جبرئیلؑ نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے کیا کہا ؟
۴. حضرت بلالؓ کو رسول اللہ ﷺ نے کیا حکم دیا ؟
۵. حضرت بلالؓ کی اذان سن کر لوگوں نے کیا کیا ؟
۶. رسول اللہ ﷺ اونٹوں کے ہودج جمع کر کے ان پر کیوں کھڑے ہوئے؟
۷. رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے کیا کہا ؟
۸. قرآن اور اہل بیت ﷺ کا دامن تھامنے کی ہدایت کس نے دی ؟
۹. حضرت علیؑ کا ہاتھ اٹھا کر رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ؟
۱۰. اس کے بعد جبرئیلؑ کیا پیغام لائے ؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. اس دن.....................کی گرمی تھی۔

۲. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کر کے مکہ سے......................لوٹ رہے تھے۔

۳. حضرت ....کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔

۴. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان ....کا حکم دیا۔

۵. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ....پڑھائی۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

	ن	ہ	ا	ی	ت	نہایت
	ا	ع	ل	ا	ن	....
	م	ی	د	ا	ن	....
		غ	د	ی	ر	....
م	س	ل	م	ی	ن	....

کچھ اور کام :

اس واقعہ کو اپنے لفظوں میں سناؤ :

اور اس کے متعلق میں اپنے استاد سے معلومات حاصل کرو۔

سبق ۱۰

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ۷/صفر المظفر ۱۲۸ھ بروز ہفتہ بمقام ''ابواء'' جو مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے پیدا ہوئے۔ آپؑ کی والدہ کا نام حمیدہ خاتون ہے۔ ولادت ہوتے ہی آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر آسمان کا رخ کیا اور کلمہ شہادتین زبان پر جاری فرمایا۔ آپ نے یہ عمل بالکل اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ولادت کے وقت کیا تھا۔

آپ کی ولادت سے آپ کے والد حضرت امام جعفر صادقؑ بیحد مسرور ہوئے اور آپ نے اہل مدینہ کو دعوت طعام دی، آپ بھی تمام دیگر تمام ائمہ کی طرح مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کا نام موسیٰؑ رکھا جو کہ خداوند عالم کی طرف سے پہلے ہی متعین کیا جا چکا تھا۔ آپ کی کنیت ''ابوالحسن 'ابوابراہیم' ابوعلی اور ابوعبداللہ اور آپ کے القاب: کاظم' باب الحوائج' عبد صالح' نفس زکیہ' صابر اور امین ہیں۔

امام موسی کاظم علیہ السلام کی عمر صرف تین سال تھی جب صفوان جمال امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا مولا آپ کے بعد امامت کے فرائض کون ادا کرے گا تو آپ نے فرمایا: صفوان اسی جگہ بیٹھو اور دیکھو جو بچہ میرے گھر سے نکلے اور اس کی ہر بات معرفت خداوندی سے پر ہو' اور عام بچوں کی طرح کھیل کود میں نہ لگا ہو تو سمجھ لینا کہ وہی میرے بعد امام ہوگا' اتنے میں امام موسی کاظمؑ ایک بکری کا بچہ لیے ہوئے گھر سے باہر نکلے اور اس سے کہنے لگے ''اُسجُدِی رَبّکِ'' اپنے خدا کا سجدہ کر' یہ دیکھ کر امام جعفر صادقؑ نے آپ کو سینہ سے لگا لیا۔

امام موسی کاظمؑ امام جعفر صادقؑ کی وفات کے بعد فرائض امامت انجام دینے لگے لیکن آپ کے زمانے کے حالات اچھے نہیں تھے آپ کو عباسی خلفاء کی قید بند کا سامنا رہا اور ۲۵/رجب المرجب ۱۸۳ھ کو عباسی خلیفہ ہارون رشید نے ۱۴/سال اپنی قید میں رکھنے کے بعد زہر آلود خرمہ کھلا کر شہید کرا دیا' ہتھکڑیاں اور بیڑیاں آپ کے بدن سے شہادت کے بعد ہی جدا کی گئیں۔

امام موسی کاظمؑ کے بڑے بھائی جناب اسماعیل تھے جن کا انتقال امام جعفر صادقؑ کی زندگی میں ہی ہو چکا تھا اور امام صادقؑ نے آپ کی وفات پر لوگوں کو گواہ بھی بنایا لیکن اس کے باوجود بعض لوگ امام موسی کاظم علیہ

السلام کی امامت کے اقرار کے بجائے جناب اسماعیل اور ان کی اولاد کو امام ماننے لگے اور یہی لوگ اسماعیلی کہلاتے ہیں۔

علی بن یقطین کی جان کی حفاظت

آپ چونکہ امام زمانہ تھے اس لیے اپنے زمانے کے تمام حوادث سے بھی واقف تھے۔ایک مرتبہ عباسی خلیفہ ہارون رشید نے علی بن یقطین بن موسیٰ کوفی بغدادی کو جو کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے خاص ماننے والوں میں سے تھے اور اپنی کارکردگی کی وجہ سے ہارون رشید کے مقربین میں بھی تھے، ہارون رشید نے آپ کو بہت سی چیزیں دیں جن میں خلعتِ فاخرہ اور ایک بہت عمدہ قسم کا سیاہ زربفت کا بنا ہوا چغہ بھی دیا جس پر سونے کے تاروں سے پھول کڑھے ہوئے تھے اور جسے صرف خلفاء اور بادشاہ پہنا کرتے تھے۔علی بن یقطین نے امامؑ سے محبت وعقیدت کی وجہ سے اُس سامان میں اور بہت سی چیزوں کا اضافہ کر کے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا۔آپ نے اُن کا ہدیہ قبول کرلیا۔لیکن اُس میں سے اس مخصوص لباس کو واپس کردیا جو زربفت کا بنا ہوا تھا اور فرمایا کہ اسے اپنے پاس رکھو، یہ تمہارے اُس وقت کام آئے گا جب ”جان جوکھم“ میں پڑی ہوگی۔اُنھوں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ امام نے نہ جانے کس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہو اُسے اپنے پاس رکھ لیا۔تھوڑے دنوں کے بعد ابن یقطین اپنے ایک غلام سے ناراض ہوگئے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دیا۔اس نے جا کر خلیفہ سے ان کی چغلی کھائی اور کہا کہ آپ نے جس قدر خلعت وغیرہ اُنہیں دی ہے۔انہوں نے سب کا سب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دے دیا، اور چونکہ وہ شیعہ ہیں، اس لئے امام کو بہت مانتے ہیں، بادشاہ نے جونہی یہ بات سنی۔وہ آگ بگولہ ہوگیا، اور اُس نے فوراً سپاہیوں کو حکم دیا کہ علی بن یقطین کو اسی حالت میں گرفتار کر لائیں جس حال میں وہ ہوں۔

ابن یقطین گرفتار کر کے لائے گیے، بادشاہ نے پوچھا میرا دیا ہوا چغہ کہاں ہے؟ اُنھوں نے کہا بادشاہ میرے پاس ہے۔اس نے کہا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔اور سنو! اگر تم اِس وقت اُسے نہ دِکھا سکے تو میں تمہاری گردن ماردوں گا، اُنھوں نے کہا بادشاہ میں ابھی پیش کرتا ہوں، یہ کہہ کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ میرے مکان میں جا کر میرے فلاں کمرہ سے میرا صندوق اٹھالا، جب وہ بتایا ہوا صندوق لے آیا تو آپ نے اُس کی مُہر توڑی اور چُغہ نکال کر اُس کے سامنے رکھ دیا۔جب بادشاہ نے اپنی آنکھوں سے چغہ دیکھ لیا، تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا، اور خوش ہو کر کہنے لگا، کہ اب میں تمہارے بارے میں کسی کی کوئی بات نہ مانوں گا۔پھر اُس کے بعد ہارون رشید نے اور بہت سا عطیہ دے کر انہیں عزت واحترام کے ساتھ واپس کردیا اور حکم دیا کہ چغلی کرنے والے کو ایک ہزار کوڑے مارے جائیں۔

معانی واشارات :

الفاظ	معانی
مختون	ختنہ کیا ہوا
صفوان جمال	امام کے صحابی
معرفت	پہچان
مقربین	خاص دوست، ہمراز
خلعت	وہ پوشاک جو بادشاہ یا امرا کی طرف سے بطور عزت افزائی ملے
زربفت	سونے اور ریشم کے تاروں سے تیار کیا ہوا لباس
چغہ	عبا، جبہ
جان جوکھم	مصیبت میں جان کا پھنسنا
آگ بگولہ ہوجانا	بہت غصہ میں آجانا

سوچو! اور جواب دو :

۱. امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟

۲. آپ کے القاب اور آپ کی کنیت کیا ہے اور آپ کی والدہ کا نام کیا؟

۳. امام جعفر صادق علیہ السلام نے صفوان جمال سے کیا کہا؟

۴. اسماعیلی شیعہ کن لوگوں کہتے ہیں؟

۵. علی بن یقطین کس امام کے صحابی تھے اور انہوں نے امام کو کیا ہدیہ دیا؟

۶. امام موسی کاظم علیہ السلام کی شہادت کب اور کہاں ہوئی اور آپ کا قاتل کون ہے؟

سبق ۱۱

حضرت امام علی رضا علیہ السلام

علماء و مورخین کا بیان ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱/ذی قعدہ ۱۵۳ھ بروز پنجشنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ام البنین عرف نجمہ تھیں۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے آپ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور فرمایا: اسے لو، یہ زمین پر خدا کی نشانی ہے میرے بعد حجت اللہ کے فرائض کا ذمہ دار ہے۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے آپ کو اسم ''علی'' سے موسوم کیا جو خدا کی طرف سے پہلے سے متعین کر دیا گیا تھا۔ آپ آل محمد علیہم السلام کے تیسرے ''علی'' ہیں آپ کی کنیت: ابوالحسن اور آپ کے القاب: صابر، زکی، ولی اور رضی ہیں لیکن ان میں سب مشہور ''رضاؑ'' ہے۔

''رضا'' کی شہرت کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ سے دوست اور دشمن دونوں ہی خوشنود تھے۔

امام موسیٰ کاظمؑ کو اس بات کا اندازہ تھا کہ آپ کی حیات کے آخری ایام قید میں گزریں گے اور آپ کے اہل بیت و چاہنے والے سے آپ کا ملنا غیر ممکن ہو جائے گا اس لیے آپ نے مدینہ میں اپنی آزادی اور سکون کے زمانہ میں اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے ۱۷ امتیاز افراد کے سامنے امام رضا کی جانشینی کا اعلان فرما دیا اور مدینہ کے رہنے والے ۶۰/افراد کی گواہی بھی لے لی۔

۱۸۳ھ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد امامت کی ذمہ داری آپ کی طرف منتقل ہوگئیں اس وقت تخت خلافت پر عباسی خلیفہ ہارون رشید کا قبضہ تھا اور شیعوں کے حالات ناساز گار تھے۔ آپ کی امامت کے دس سال تک ہارون رشید زندہ اور حاکم رہا گرچہ اس نے آپ کو مقید نہیں کیا لیکن خود آپ کو اور آپ کے اہل و عیال اور شیعوں کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کی۔

ہارون کے مرنے کے بعد اپنے بھائی امین کو قتل کر کے بلا شرکت غیرے مامون رشید خلیفہ بن بیٹھا اور اس نے علویوں اور شیعوں کی طرف سے ہو رہی مزاحمت سے بچنے کے لیے امام کو اپنا جانشین بنانے کی خواہش ظاہر کی لیکن امام نے اس کا بھی اسی طرح انکار کر دیا جس طرح اس کی طرف سے دی گئی خلافت کا انکار کر چکے تھے۔ لیکن مامون نے اپنی جانشینی کیلئے مجبور کر دیا۔ امام رضاؑ نے اس کی جانشینی اس شرط کے ساتھ قبول کی کہ وہ حکومت کے کسی کام میں دخالت نہیں کریں گے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کے زمانہ میں ایک دفعہ شدید قحط پڑا مامون نے حضرت کی خدمت

میں حاضر ہو کر عرض کیا فرزند رسول ﷺ اس سے بچنے کی کوئی تدبیر کیجئے اور کسی صورت سے دُعا فرمائیے کہ خداوند عالم بارش کرے۔ لوگ بھوک اور پیاس سے جاں بحق ہو رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بادشاہ گھبرا نہیں دوشنبہ کے دن طلب باراں کیلئے نکلوں گا۔ مجھے اپنے پروردگار سے بڑی توقع ہے۔ انشاء اللہ نزولِ باراں ہوگا۔ امام مقررہ وقت پر صحرا کی طرف روانہ ہوئے آپ نے مصلیٰ بچھایا بارگاہِ خدا میں ہاتھ بلند کئے، اور دعا فرمائی۔ ابھی دعاء کے جملے تمام نہ ہونے پائے تھے کہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چلنے لگے۔ بادل چھا گیا بوندیں پڑنے لگیں اور اس قدر بارش ہوئی کہ جل تھل ہوگیا' آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر حاسد جل بھن کر خاکستر ہو گئے۔

ایک دِن جب دربار آراستہ تھا اُنہیں حاسدوں میں سے ایک نے کہا لوگ آپ کے بارے میں بہت بڑھا چڑھا کر باتیں کرتے ہیں۔ سب چاہتے ہیں کہ آپ کا پایہ بادشاہ سلامت کے پائے سے بلند کر دیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے بارش کرادی ہے۔ جب کہ بارش عرصے سے نہیں ہوئی تھی اسے تو ہونا ہی تھا۔ آپ دعاء کرتے یا نہ کرتے۔ میری نظر میں آپ کی کوئی کرامت نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ معجزہ یا کرامت کر سکتے ہیں تو پیش نظر قالین پر جو شیر کی تصویر بنی ہے اسے مجسم کر دیجئے اور حکم دیجئے کہ مجھے پھاڑ کھائے۔

امام نے فرمایا دیکھ میں نے کسی سے نہیں کہا کہ میری کرامت بیان کرے یا مجھے بڑھا چڑھا کر پیش کرے۔ اب رہ گیا بارش کا واقعہ وہ خدا کی مہربانی اور عنایت سے عمل میں اور اسے دنیا نے دیکھا ہے۔ میں اس میں اپنی کوئی تعریف نہیں چاہتا یہ سب خدا کی عنایت ہے۔ البتہ جو تجھے یہ حوصلہ ہے کہ قالین پر بنا ہوا شیر مجسم ہو جائے اور تجھے پھاڑ کھائے تو لے یہ کیئے دیتا ہوں۔ یہ فرما کر آپ شیر کی تصویروں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے اس فاسق و فاجر کو اس طرح چیر پھاڑ کر کھا جاؤ کہ اس کا نشان تک باقی نہ رہے۔

امام علیہ السلام کا یہ فرمانا تھا کہ دونوں شیر کی تصویریں مجسم ہوگئیں اور انہوں نے دھاڑ مار کر اُس کافر ازلی پر حملہ کیا جس کا نام ''حمید ابن مہران'' تھا اور اسے پارہ پارہ کر کے کھا گئے۔ اس ہنگامہ کو دیکھ کر مامون بے ہوش ہوگیا۔ حضرت اسے ہوش میں لائے اور شیروں کو حکم دیا کہ اپنی اصلی حالت اور صورت میں ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ پھر قالین کی تصویریں بن گئے۔

امام رضا علیہ السلام کی شہادت ۱۷/صفر یا ایک روایت کے مطابق ۲۹/صفر ۲۰۳ھ بروز جمعہ ایران کے شہر طوس میں واقع ہوئی۔ آپ کو مامونِ عباسی نے انگور میں زہر دے کر عالم غربت میں شہید کر دیا۔

معانی واشارات :

الفاظ	معانی
موسوم	نام رکھا گیا
لقب	وہ نام جو کسی خاص مدح وذم کے سبب پڑ گیا ہو۔
القاب	لقب کی جمع
مجسم	جسم والا
جل تھل ہونا	اتنی زیادہ بارش ہونا کہ ہر طرف پانی ہی پانی دکھائی دے
جل بھن	پیچ وتاب کھانا، ناراض ہونا
مزاحمت	رکاوٹ، ممانعت

سوچو! اور جواب دو :

۱. امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟

۲. آپ کے القاب اور آپ کی کنیت کیا ہے اور آپ کی والدہ کا نام کیا ؟

۳. امام رضا علیہ السلام نے مامون رشید کی جانشینی کس شرط کے ساتھ قبول کیا ؟

۴. حمید بن مہران نے امام سے کیوں اور کیا خواہش کی ؟

۵. امام رضا علیہ السلام کب اور کیسے شہید کئے گئے ؟

سبق ۱۲

امام محمد تقی علیہ السلام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام دس رجب المرجب ۱۹۵ھ بروزِ جمعہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد شہید زہر جفاء حضرت امام رضا علیہ السلام اور آپ کی والدہ جنابِ خیزراں عرف سکینہ تھیں۔ آپ کا اسم گرامی محمد اور آپ کی کنیت ابو جعفر آپ کے القاب جواد، قانع، مرتضیٰ اور مشہور ترین لقب ''تقی'' ہے۔

امام محمد تقی علیہ السلام کو کم سنی ہی کے زمانہ سے نہایت پریشانیوں اور تکالیف کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہو جانا پڑا۔ آپ کو باپ کی شفقت وتربیت کے سائے میں نہایت مختصر زندگی گذارنے کا موقع مل سکا۔ آپ کی عمر کا صرف پانچواں سال تھا جب امام رضا علیہ السلام مدینے سے خراسان کی طرف سفر کرنے پر مجبور ہوئے۔ امام محمد تقی علیہ السلام اس وقت سے جو اپنے باپ سے جدا ہوئے تو پھر زندگی میں ملاقات کا موقع نہ ملا۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے جدا ہونے کے تیسرے سال امام رضا علیہ السلام شہید کر دیئے گئے۔

امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کے باوجود فضائل سے بھرپور تھے۔ آپ کی عمر نو سال تھی کہ ایک دن بغداد کے کسی گذرگاہ میں کھڑے ہوئے تھے اور کچھ لڑکے بھی وہاں کھیل رہے تھے۔ ناگہاں خلیفہ مامون کی سواری دکھائی دی، سب لڑکے ڈر کر بھاک گئے۔ مگر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب مامون کی سواری وہاں پہنچی تو اس نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ صاحبزادے جب سب لڑکے بھاک گئے تو تم کیوں نہیں بھاگے۔ انہوں نے بے ساختہ جواب دیا کہ میرے کھڑے رہنے سے راستہ تنگ نہ ہوا تھا جو ہٹ جانے سے وسیع ہو جاتا۔ اور میں نے کوئی جرم بھی نہیں کیا کہ ڈرتا۔ میرا حسن ظن ہے کہ تم بے گناہ کو ضرر نہیں پہنچاتے۔ مامون کو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا اندازِ بیان بہت پسند آیا اس کے بعد مامون وہاں سے آگے بڑھا اس کے ساتھ شکاری باز بھی تھے۔ جب آبادی سے باہر نکل گیا تو اس نے ایک باز کو شکار کیلئے چھوڑا باز نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جب واپس آیا تو اس کی چونچ میں چھوٹی سی زندہ مچھلی تھی جس کو دیکھ کر مامون بہت متعجب ہوا۔ تھوڑی دیر میں جب وہ اسی طرف سے لوٹا تو اس نے امام محمد تقی علیہ السلام کو اسی جگہ دوسرے لڑکوں کے ساتھ

دیکھا۔لڑکے مامون کی سواری دیکھ کر پھر بھاگ گئے۔لیکن امام محمد تقی علیہ السلام بدستور وہیں موجود رہے۔

جب مامون ان کے قریب آیا تو مٹھی بند کرکے کہنے لگا صاحبزادے بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟انہوں نے فرمایا:اللہ تعالیٰ نے اپنے دریائے قدرت میں چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں۔اور صلاطین اپنے باز سے ان مچھلیوں کا شکار کر کے اہل بیتؑ رسالت کا امتحان لیتے ہیں۔یہ سن کر مامون بولا بیشک تم علی ابن موسیٰ رضاؑ کے فرزند ہو۔

آپ ۲۹/ذیقعدہ ۲۳۰ھ بروز سہ شنبہ ۲۵/سال ۳/ماہ ۱۲/دن کی عمر میں مامون کے بھائی معتصم عباسی کی قید میں زہر سے شہید کر دیئے گئے۔

آپ کی بعض نصیحتیں:

انسان کو برباد کر دینے والی چیز لالچ ہے۔دعاء کے ذریعہ ہر بلا ٹالی جا سکتی ہے۔دین عزت ہے،علم خزانہ ہے اور خاموشی نور ہے۔تین باتوں سے دل موہ لئے جاتے ہیں،سماج میں انصاف،مصیبت میں ہمدردی،پریشانی میں تسلی۔جو دُنیا میں تقویٰ کا بیج بوئے گا آخرت میں دلی مرادوں کا پھل پائے گا۔جو خدا کے بھروسے پر لوگوں سے بے نیاز ہوگا لوگ اس کے محتاج ہوں گے۔

معانی واشارات :

الفاظ	معانی
دل موہ لینا	کسی کا دل اپنی طرف مائل کر لینا
تقویٰ	خدا کا خوف،پرہیزگاری
حسن ظن	نیک گمان

گذرگاہ	سڑک،شارع عام
شفقت	مہربانی،رحم
وسیع	کشادہ

سوچو! اور جواب دو :

۱. امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟
۲. آپ کے القاب اور آپ کی کنیت کیا ہے اور آپ کی والدہ کا نام کیا؟
۳. امام محمد تقی علیہ السلام اور مامونِ رشید کے درمیان کیا واقعہ پیش آیا؟
۴. آپ کی شہادت کب اور کہاں ہوئی آپ کا قاتل کون ہے؟

سبق ۱۳

امام علی نقی علیہ السلام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے دسویں جانشین اور ہمارے دسویں امام اور سلسلہ معصومین کی بارہویں کڑی ہیں آپ کے والد ماجد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب سمانہ خاتون تھیں' آپ ۵/رجب المرجب ۲۱۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت امام محمد تقی نے آپ کا نام ''علی'' رکھا آپ کی کنیت ابوالحسن اور القاب میں ''نقی'' زیادہ مشہور ہے۔

علماء کا بیان ہے چہاردہ معصومین کے نام لوح محفوظ میں لکھے ہوئے اور سرور کائنات ؐ نے اسی کے مطابق سب کے نام معین فرمائے ہیں اور ہر ایک کے والد نے اسی کی روشنی میں اپنے فرزند کو موسوم کیا۔

امام علی نقی علیہ السلام ابھی کمسن ہی تھے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو مدینہ سے بغداد طلب کیا گیا اور ایک سال قید کرنے کے بعد ۲۹ ذی قعدہ ۲۲۰ھ کو زہر سے شہید کر دیا گیا۔ امام تقیؑ کی شہادت کے بعد لوگ آپ سے اپنے مسائل معلوم کرنے لگے آپ کے پاس لوگوں کا کثرت سے آنا آپ کے دشمنوں کے اچھا نہ لگا۔ اس لیے انھوں نے حکومت پر دباؤ ڈلوا کر عراق کے بہت بڑے ادیب اور عالم ''عبیداللہ جنیدی'' کو آپ کی تعلیم پر مامور کرا دیا جس کا اصل مقصد آپ تک لوگوں کو پہنچنے نہ دینا تھا۔ جنیدی آل محمد سے دشمنی میں شہرت رکھتا تھا ۔ چنانچہ امام علی نقی علیہ السلام سے دن میں تو کوئی ملاقات کر نہیں سکتا تھا اور رات میں دروازہ بند کر دیا جاتا تھا ۔ جنیدی سے آپ کے متعلق کسی نے پوچھا تو کہنے لگا: خدا کی قسم وہ کمسنی میں مجھ سے کہیں زیادہ علم رکھتے ہیں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میں انھیں تعلیم دے رہا ہوں لیکن خدا کی قسم میں ان سے تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ خدا کی قسم وہ حافظ قرآن ہی نہیں اس کی تاویل وتنزیل سے بھی واقف ہیں اور زمین پر بسنے والوں میں سب سے افضل ہیں۔

امام علی نقی علیہ السلام کے چار روزے

امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں اسحاق بن عبداللہ علوی عریضی حاضر ہوئے تو امام نے انھیں دیکھ کر فرمایا 'میں جانتا ہوں کہ تمہارے باپ اور تمہارے چچا کے درمیان یہ امر زیر بحث ہے کہ سال کے وہ کون سے روزے ہیں جن کا رکھنا بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے اور تم اسی کے متعلق مجھ سے سوال کرنے آئے ہو۔ اس نے کہا مولا بس یہی بات ہے آپ نے فرمایا سنو: وہ چار روزے ہیں جن کے رکھنے کی تاکید ہے:

(۱) روز ولادت حضرت پیغمبرؐ ۱۷/ربیع الاول (۲) یوم بعثت ومعراج ۲۷/رجب المرجب (۳) یوم دحوالارض 'یعنی جس دن زمین بچھائی گئی اور سفینہ نوحؑ کوہ جودی پر ٹھہرا جس کی تاریخ ۲۵/ذی قعدہ ہے (۴) روز غدیر' جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے جانشین ہونے کا اعلان عام فرمایا جس کی تاریخ ۱۸/ذی الحجہ ہے۔ اے عُریضی جوان دِنوں میں سے کسی دن روزہ رکھے اس کے ساٹھ اور ستر سالہ گناہ بخشے جاتے ہیں۔

امام علی نقی علیہ السلام کو کئی عباسی خلفا کی حکومتوں کا سامنا کرنا پڑا' ان خلفا میں متوکل عباسی ایسا خلیفہ ہے جس نے آپ کو مدینہ سے ''سامرا'' بلا کر طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں کئی مرتبہ آپ کے گھر کی تلاشی لی' قید کیا 'امام حسین علیہ السلام کی قبر کو مسمار کرایا اور اور زراعت کے لیے اس پر پانی بھروانا چاہا مگر پانی قبر کے گرد حیران گھومتا رہا مگر قبر پر نہ گیا اس لیے اسے ''حائر حسینی'' بھی کہا جانے لگا' متوکل نے آل محمد کے چاہنے والوں کو کثرت سے قتل کرایا' اہل بیتؑ کو اعلانیہ برا بھلا کہتا تھا ایک روز حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے بیٹے منتصر کے سامنے ناسزا الفاظ سے یاد کیا تو منتصر نے علماء سے دریافت کیا جو شخص بنت رسولؐ کے لیے ایسے الفاظ استعمال کر رہا ہو اس کا کیا حکم ہے؟ تو علماء نے کہا اس کا قتل واجب ہے چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کی مدد سے رات میں اسے سونے کی حالت میں قتل کر ڈالا۔

متوکل کے بعد منتصر پھر مستعین پھر معتز باللہ خلیفہ ہوا' معتز اپنے باپ کی سنت پر عمل پیرا ہوا اور امام علی نقی علیہ السلام کے ساتھ سختی کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے امام کو زہر دے دیا جس کی وجہ سے امامؑ ۳/رجب ۲۵۴ھ کو شہید ہو گئے آپ کی شہادت پر امام حسن عسکریؑ نے گریبان چاک کیا آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور سامرا میں دفن کر دیا گیا۔ ''انا للہ و انا الیہ راجعون''

معانی واشارات :

الفاظ	معانی
تاویل	شرح، بیان
تنزیل	نازل کرنا
سفینہ	کشتی
مسمار	ڈھانا، منہدم کرنا
ناسزا	بُرا بھلا کہنا، گالی دینا

سوچو! اور جواب دو :

۱. امام علی نقی علیہ السلام کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟
۲. آپ کے القاب اور آپ کی کنیت کیا ہے اور آپ کی والدہ کا نام کیا؟
۳. ائمہ کے نام کون متعین کرتا ہے؟
۴. عبیداللہ جنیدی کو امام کو کس غرض سے مامور کیا گیا تھا اور اس نے کیا کہا؟
۵. امام علی نقی علیہ السلام نے کن تاریخوں میں روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے؟
۶. آپ کو کب اور کہاں شہید کیا گیا اور آپ کا قاتل کون ہے؟

سبق ۱۴

حضرت علی علیہ السلام اور بچے

پہلے امام حضرت علی علیہ السلام بچوں خاص کر یتیم بچوں سے بے حد محبت کرتے اور نہایت مہربانی سے پیش آتے تھے۔ اگر کبھی آپؑ کی نظر کسی روتے ہوئے یتیم بچے پر پڑتی تو اپنا کام چھوڑ کر بچے کے پاس جاتے، اس کو سلام کرتے، اس کے آنسو پونچھتے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھتے ''بیٹا تم کیوں رو رہے ہو'' کیا تم کو کسی نے مارا؟ آؤ میرے ساتھ میرے گھر چلو۔ حضرت علیؑ بچے کو گھر لے جاتے اور ایک باپ کی طرح شفقت سے پیش آتے، اس کے سامنے روٹی، شیرینی رکھتے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھلاتے۔

حضرت علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے یتیم بچوں سے محبت اور مہربانی سے پیش آنے کے لئے کہتے۔ خاص کر ان یتیم بچوں سے جن کے باپ جنگ میں شہید ہو گئے اور ان کے سروں سے ان کے شفیق باپ کا سایہ اٹھ چکا ہے، ایسے بچوں کو ایک شفیق باپ کی مانند خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آپؑ فرماتے: ان کے باپ اسلام کی راہ میں میدان جنگ میں شہید ہوئے ہیں۔ ان بچوں کا تم

پر حق بنتا ہے۔ ان بچوں سے محبت اور شفقت سے پیش آؤ، تاکہ اُن کے باپ کی روح خوش ہو۔

حضرت علیؑ ہمیشہ یتیموں بالخصوص شہدأ کے یتیم بچوں کی دیکھ بھال کرتے۔ آپؑ یتیم بچوں کے پاس جاتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور انہیں بہلانے کی کوشش کرتے۔ آپؑ یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی اٹھاتے ان کی مشکلات دور کرتے اور ان کی رہنمائی و ہدایت فرماتے۔ آپؑ یتیم بچوں کے اخراجات بھی پورے کرتے۔

حضرت علیؑ یتیموں سے نہایت مہربانی سے پیش آتے اور آپؑ اپنی تعلیمات میں یتیموں کی مشکلات کو دور کرنے پر اتنا زور دیتے کہ آپؑ کے ایک صحابی نے کہا: کاش میں بھی ایک یتیم بچہ ہوتا اور حضرت علی علیہ السلام مجھ سے اسی مہربانی اور شفقت کے ساتھ پیش آتے''۔

''بچوں خاص کر یتیم بچوں سے محبت اور
شفقت سے پیش آنا چاہیے''

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
شفقت	محبت
خداترس	خدا سے ڈرنے والا
جنگ	لڑائی
شہدأ	شہید کی جمع، جو راہ خدا میں اپنی جان دیدے
مشکلات	مشکل کی جمع، پریشانی

سوچو! اور جواب دو :

۱) حضرت علیؑ بچوں، خصوصیت سے یتیم بچوں کے متعلق اپنے اصحاب سے کیا کہتے ؟

۲) حضرت علیؑ کے ایک صحابی نے یتیموں سے حضرت علیؑ کے سلوک کے متعلق کیا کہا ؟

۳) اگر حضرت علیؑ کی نظر کسی یتیم بچے پر پڑتی تو آپؑ کیا کرتے ؟

واحد سے جمع بنائیں

واحد	جمع
واقعہ	
استاذ	
عالم	
مدرسہ	

جملے مکمل کرو!

بچوں کے ساتھ..

تعلیم..

یتیم بچوں کے ساتھ..

عبادت..

سبق ۱۵

قیامت

قیامت پانچواں اصول دین ہے۔

قیامت کے معنی روز حساب کے ہیں۔

کوئی بھی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہے گا، کسی نہ کسی وقت اسے موت ضرور آئیگی۔

قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے : موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سب سے اچھا کون ہے۔ (سورۂ ملک ۲:۶۷)

اللہ نے موت کو اس لئے خلق کی کہ ہم اچھے کام کریں اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔

اسلام ہمیں قیامت کے دن کیلئے خود کو تیار رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تمام لوگوں کو زندہ کرے گا۔ اور ہر ایک کو اپنے ہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے عمل کا حساب دینا ہوگا اسی لئے اسے یوم الحساب بھی کہتے ہیں۔

قیامت کا دن بہت ہی بڑا دن ہوگا۔ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا اور اس دن گرمی بھی بہت ہوگی۔ لیکن جو لوگ مومن ہوں گے اور خدا کی اطاعت کی ہوگی انھیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور وہ جنت میں داخل ہو کر خوش ہوں گے لیکن جو مومن نہ ہوں گے اور خدا کی اطاعت نہ کی ہوگی انھیں جہنم کی آگ میں جلنا اور کئی طرح کے عذاب چکھنا ہوگا۔

سوچو! اور جواب دو :

۱. قیامت کے معنی کیا ہیں؟
۲. قیامت کا دن کتنا بڑا ہوگا؟ اس دن کیا ہوگا؟
۳. قیامت کا دوسرا نام بتاؤ؟
۴. کیا اُس دن اللہ ہم سے حساب لے گا؟
۵. کیا قیامت کے دن اللہ ہم سب کو زندہ کرے گا؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. قیامت پانچواں .... ہے۔
۲. کوئی بھی انسان ہمیشہ .... رہتا۔
۳. موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ .... سے اچھا کون ہے
۴. قیامت کے دن کو .... بھی کہتے ہیں۔
۵. قیامت کا دن پچاس .... کا اور اس دن .... بھی بہت ہوگی۔

حروف کو ملاؤ اور صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

	ا	ص	و	ل	اصول
ج	ل	ا	ن	ا	....
	س	ب	ق	ت	....
م	ا	ر	ن	ا	....
	ح	س	ا	ب	....

آخرت ! موت کے بعد کی زندگی

نو سالہ سیدہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے، وہ بے حد ذہین ہے، جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی اس کے متعلق سوال کرتی ہے، جو جواب بتائے جاتے ہیں انہیں یاد رکھتی ہے۔

ایک دن سیدہ نے اپنی والدہ سے پوچھا!

''امی ہر دن ہم صبح اٹھتے ہیں ناشتہ کرتے ہیں، ابا کام پر جاتے ہیں اور میں اسکول چلی جاتی ہوں۔ جبکہ آپ گھر پر ہی رہتی ہیں اور گھر کا سارا کام کرتی ہیں۔ رات جب ابا کام سے گھر لوٹتے ہیں ہم سب کھانا کھاتے اور سو جاتے ہیں' پھر دوسری صبح اٹھتے ہیں۔ روز یہی ہوتا ہے، آخر کیوں؟ روز روز یہی ہوتا ہے یہ سب کیا ہے امی؟ ہم سب کیوں زندہ ہیں؟ لڑکے بڑے ہو کر مرد اور لڑکیاں بڑی ہو کر عورت بنتی ہیں اور ہم سب بوڑھے ہو جاتے ہیں اور جب موت آتی ہے تو سب ختم ہو جاتا ہے۔ کیا ہم یہ سب کام محض مرنے کے لئے کر رہے ہیں؟ جس طرح کہ دادی اماں مرگئیں؟ یہ زندگی کتنی بے مقصد اور بے کار ہے۔

سیدہ اپنی ماں کو یہ سمجھانا چاہتی تھی کہ ہماری یہ زندگی بالکل بے کار ہے اور یہ کہ ہر دن ہم گزرے ہوئے کل کو دوہراتے ہیں۔ یعنی کھاتے ہیں کام کرتے ہیں اور سوتے ہیں۔ جب زندگی کے دن پورے ہو جاتے ہیں تو ہم مر جاتے ہیں۔ سیدہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ مرنے کے بعد ہمارا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

ماں نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا!

''سیدہ ہماری زندگی اور زندگی میں ہماری جدوجہد بے کار اور بے مقصد نہیں' جب موت آتی ہے تو ہم فنا نہیں ہو جاتے اور نہ ہی ہماری زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے اس کے برعکس ہم اس دنیا سے آخرت کی دنیا میں جاتے ہیں جہاں ہمیں اپنے تمام اعمال کے لئے جواب دینا ہے۔ بیٹی سیدہ آخرت میں ہمیں موت نہیں آئے گی اور ہم وہاں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جن کے اعمال نیک ہوں گے جنت میں جائیں گے اور عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گے جن کے اعمال برے ہوں گے جہنم میں ڈالے جائیں گے، وہاں انہیں ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔''

ماں نے کہا!

'' آخرت کا عیش و آرام اس دنیا کے عیش و آرام سے کہیں زیادہ بہتر ہوگا، جو لوگ جنت میں جائیں گے' وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی عنایات اور انعام و اکرام کی لذت پائیں گے۔

اللہ نے قرآن میں کہا ہے۔''

'' ہم نے تمہیں بے کار خلق نہیں کیا ،

تم آخرت میں ہمارے (اللہ کے) پاس لوٹ آؤ گے'' ۔

الفاظ ومعانی

الفاظ	معانی
جدوجہد	کوشش

فنا ہونا	ختم ہونا
برعکس	الٹا
عنایت	مہربانی، نظر کرم

سوچو! اور جواب دو :

۱) سیدہ نے اپنی ماں سے کیا پوچھا ؟
۲) سیدہ ماں کو کیا سمجھانا چاہتی تھی؟
۳) ماں نے سیدہ کو کیا اور کیسے سمجھایا ؟
۴) اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کیا کہا ہے؟
کیا آخرت کا عیش و آرام دنیا کے عیش و آرام کی طرح ہوگا؟

جملے مکمل کرو!

موت...
آخرت...
قیامت پر...
جنت اور دوزخ...

سبق ۱۷

جو بوؤ گے وہی کاٹو گے

کسی زمانے میں حاجی علی نامی ایک شخص رہا کرتا تھا، حاجی علی بے حد محنتی تھا۔ وہ ایک چھوٹے مگر خوبصورت باغ کا مالک تھا، وہ دن بھر اپنے باغ میں کام کیا کرتا تھا۔

اس کے باغ کے پیڑ پھلوں اور پھولوں سے لدے ہوتے، حاجی علی کے خاندان کا گزارہ اسی باغ سے ہوتا تھا، وہ باغ کے کچھ پھل اپنے لیے رکھ لیتا اور بقیہ فروخت کر دیا کرتا، اس طرح حاجی علی اور اس کے خاندان کو بہت پیسہ ملتا۔ حاجی علی خوش حال زندگی بسر کر رہا تھا، وقت پڑنے پر دوسروں کی مدد بھی کیا کرتا تھا۔

جو لوگ اچھے کام کرتے ہیں انھیں اس کا پھل (صلہ) بھی اچھا ملتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا "یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔" یعنی، جو لوگ دنیا میں اچھا کام کرتے ہیں، لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، لوگوں کے دکھ، درد میں ان کا ساتھ دیتے ہیں، ان سے ہمدردی کرتے ہیں، ان لوگوں کو آخرت میں اچھا صلہ ملے گا۔

حاجی کا پڑوسی کاہل اور کام چور تھا۔ اس کا باغ ویران پڑا رہتا تھا۔ پیڑ پودے نہ پھل دیتے تھے نہ پھول۔ وہ اسمیں زراعت بھی نہیں کرتا تھا۔

جب پھل پک جاتے اور زراعت تیار ہو جاتی اور لوگ انھیں توڑ یا کاٹ رہے ہوتے تو پڑوسی کو اپنی حالت پر افسوس اور پچھتاوا ہوتا اور کہتا کاش میں نے بھی اچھے بیج بوئے ہوتے اور درختوں کی دیکھ بھال کی ہوتی!

جولوگ کوئی کام نہیں کرتے انھیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا؛ اسی لیے کہتے ہیں: ''جو بوؤ گے وہی کاٹو گے''۔

معانی واشارات :

گزارہ	زندگی بسر کرنا
فروخت کرنا	بیچنا
صلہ	بدلہ
ویران	غیر آباد
زراعت	کھیتی

سوچو! اور جواب دو :

۱. حاجی علی کیسا آدمی تھا؟

۲. حاجی علی کیا کرتا تھا؟ اور اس کو اس کا کیا صلہ ملتا تھا؟

۳. اس دنیا کو آخرت کی کھیتی کیوں کہا جاتا ہے؟

۴. کچھ کام نہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا؟ جولوگ کام نہیں کرتے وہ پریشان کیوں ہوتے ہیں؟

۵. جو بوؤ گے وہی کاٹو گے کا مطلب کیا ہے؟

خالی جگہیں پُر کرو :

۱. حاجی علی بے حد..................تھا۔

۲. جولوگ..................کرتے ہیں۔

۳. حاجی علی کا پڑوسی..................اور کام چور تھا۔

۴. کاش میں نے بھی..................بوئے ہوتے۔

۵. جولوگ کوئی..................نہیں کرتے، انھیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

م	ح	ن	ت	ی	محنتی.....
	ک	ا	ہ	ل	....
پ	ڑ	و	س	ی	....
		ب	ا	غ	....
و	ی	ر	ا	ن	....

کچھ اور کام :

اپنے استاد سے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں معلوم کرو:

حضرت عبداللہؑ

عیسائی راہبوں کے پاس حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ایک قمیص تھی ان کا عقیدہ تھا کہ جب آخری پیغمبر کے والد کی ولادت ہوگی تب وہ قمیص خون میں رنگین ہو جائے گا۔

لہٰذا جب حضرت عبداللہ پیدا ہوئے، عیسائی راہبوں کو آپ کی ولادت کی اطلاع ہوگئی اور وہ آپ کو ڈھونڈنے لگے۔

حضرت عبداللہ اپنے والد حضرت عبدالمطلبؑ کے چہیتے بیٹے تھے۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے عہد کیا تھا کہ جب ان کے دس بیٹے ہوں گے تو وہ ایک بیٹے کو قربان کردیں گے۔

قرعہ میں حضرت عبداللہ کا نام نکلا۔

حضرت عبداللہ بہت ہی نیک انسان تھے اور مکہ کے لوگ آپ کو بے حد چاہتے تھے۔

جب حضرت عبدالمطلبؑ، حضرت عبداللہ کو قربان کرنے جارہے تھے تب مکہ کے لوگوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ یثرب (مدینہ) جائیں اور وہاں ایک عقلمند عورت سے مشورہ کریں جو آپ کو اس قربانی کے عوض دوسری قربانی بتائے گی۔

طے پایا کہ دس دس اونٹوں کو استعمال کرتے ہوئے قرعہ اندازی کی جائے اور دس بار قرعہ اندازی کی گئی۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے حضرت عبداللہ کے عوض ایک سو اونٹوں کی قربانی دی۔

حضرت محمد ﷺ اکثر کہا کرتے کہ آپؐ دو قربانیوں، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت عبداللہ کے فرزند ہیں۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ کا عقد حضرت آمنہ بنت وھب سے ہو رہا ہے،

حضرت عبداللہ کا عقد حضرت آمنہ سے عام الفیل سے ایک سال قبل ہوا۔

جب حضرت آمنہ حاملہ ہوئیں تو حضرت عبداللہ تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے،

واپسی میں بیمار ہوئے اور راستے ہی میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

آپ کی تدفین مدینہ میں ہوئی۔

آپ نے اپنے ورثے میں چند اونٹ، بکریاں اور ایک کنیز ''ایمن چھوڑیں'' یہ ورثہ حضرت محمد ﷺ کو دیا گیا۔

شوہر کے انتقال کے بعد حضرت آمنہ بہت دکھی ہوئیں۔ جب حضرت محمد ﷺ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ بھی انتقال کرگئیں۔ آپ اپنے شوہر عبداللہ کی قبر پر حاضری دینے کے بعد مدینے سے مکہ لوٹ رہی تھیں کہ وفات ہوگئی۔ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع مقام ''ابوا'' میں دفن ہیں۔

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
عقد	نکاح، شادی ہونا
قرعہ اندازی	فال نکالنا
کنیز	خادمہ، نوکرانی

سوچو! اور جواب دو :

۱) حضرت عبداللہ کی پیدائش سے عیسائی کیسے آگاہ ہوئے ؟
۲) حضرت عبدالمطلب اپنے چہیتے بیٹے عبداللہ کی قربانی کیوں دینا چاہتے تھے؟
۳) مکہ کے لوگوں نے کیا مشورہ دیا ؟
۴) حضرت عبداللہ کی شادی کیسے اور کس سے ہوئی ؟

مشق !

خالی جگہوں کو پر کر کے لفظ بناؤ:

جیسے

ق	م	..	ص	......قمیص......
ق	..	ع	ہ	....
..	ے	س	ے	....
ا	..	ن	ٹ	....
م	ک	..	ہ	....

جملے مکمل کرو!

راہبوں نے..

عہد کیا تھا..

دس دس اونٹ..

سبق ۱۹

نجاسات اور مطہرات

نجاسات

نجاسات دس ہیں جن میں سے صرف تین نجاستوں کے مختصر احکام بیان کئے جا رہے ہیں۔

۱: پیشاب اور پاخانہ:

ہر اس جانور کا نجس ہے جس کا گوشت کھانا حرام ہو اور جب اسے ذبح کریں تو اسکا خون اچھل کر نکلے۔ چنانچہ گائے، بھینس، اونٹ بکری وغیرہ کا پیشاب پاخانہ نجس نہیں ہے اس لئے کہ ان کا گوشت حلال ہے۔

۲: خون

انسان اور ان تمام جانوروں کا خون نجس ہے جن کا خون ذبح کرتے وقت اچھل کر نکلتا ہے چنانچہ مچھلی اور مچھر کا خون نجس نہیں ہے اس لئے کہ اچھل کر نہیں نکلتا ہے

۳: مردار

جن جانوروں کا خون ذبح کرتے وقت اچھل کر نکلتا ہے اگر وہ مر جائیں یا انھیں غیر شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے جیسے ایک ہی بار میں انکی گردن اڑا دی جائے تو وہ نجس ہیں۔

پیشاب اور پاخانہ کی نجاست پانی سے اور پاخانہ کی نجاست پتھر سے بھی برطرف ہوسکتی ہے۔

مطہرات:

نجس چیزوں کو پاک کرنے والی چیزیں مطہرات کہلاتی ہیں' مطہرات دس ہیں جن میں سے صرف تین کے مختصر احکام بیان کئے جا رہے ہیں۔

پانی:

پانی کی دو قسمیں ہیں

ا۔قلیل (تھوڑا پانی) کثیر (زیادہ پانی)

قلیل پانی نجس چیزوں کو اسی صورت میں پاک کرے گا جب !

ا: خالص ہو یعنی اس پانی میں کوئی چیز نہ ملی ہو جیسے گلاب یا کسی اور چیز کا عرق جسکی وجہ سے اسے خالص نہ کہا جائے۔

۲: خود پاک ہو۔

۳: خود نجاست کا کوئی حصہ باقی نہ رہے اور صاف ہو جائے۔

کثیر پانی میں وہ تمام پانی شامل ہیں جنکی مقدار ۳۷۷لیڑ سے زیادہ ہو۔ جب اس طرح کے پانی سے نجاست کو پاک کر رہے ہوں تو ضروری ہے کہ!

۳: نجاست کو دھونے کی وجہ سے اس کا رنگ' بو یا مزہ تبدیل نہ ہو گیا ہو (یہ صورت اس وقت پیش آتی ہے جب پانی حوض یا ٹینک یا اسی طرح کی کسی چیز میں ہو اور نجس چیز کو اسمیں دھویا جائے۔

نجاسات سے پاک کرنے کے لئے قلیل پانی سے دو مرتبہ دھونا اور کثیر پانی سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن مخصوص نجاسات کا حکم الگ ہے۔

زمین:

زمین پر چلتے ہوئے اگر تلوہ یا جوتے کے تلے نجس ہو جائیں تو زمین تین شرطوں کے موجود ہونے پر پاک کر دیتی ہے۔

ا: زمین پاک ہو ۲: زمین خشک ہو ۳: اور نجاست زمین پر چلنے سے ہی برطرف ہو۔

سورج:

زمین' مکان' کھڑکی' دروازے چھت یا اس سے جڑی چیزوں کو نیچے دی گئی شرطوں کے ہونے کے بعد پاک کر دیتا ہے:

ا: مکان کا نجس ہونے والا حصہ تر اور آفتاب کی کرنوں کے پڑنے سے خشک ہو۔

۲: آفتاب کی کرنوں کے پڑنے سے پہلے عین نجس کو برطرف کر دیا جائے۔

۳: سورج کی کرنوں کے پڑنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔

۴: وہ تر جگہ آفتاب کی کرنوں کے پڑنے سے ہی خشک ہو۔

الفاظ ومعانی

الفاظ	معانی
نجاسات	نجاست کی جمع، گندگی
خشک	سوکھی ہوئی چیز
آفتاب	سورج
حائل	رکاوٹ' بیچ میں آنے والا

سوچو! اور جواب دو:

۱) کون کون سے خون ناپاک ہیں؟

۲) اچھل کر نکلنے والا خون پاک ہے یا ناپاک؟

۳) قلیل اور کثیر پانی کا حکم کیا ہے؟

۴) قلیل پانی نجس چیز کو کیسے پاک کرتا ہے؟

۵) مطہرات کن چیزوں کو کہا جاتا ہے؟

۶) ماءِ کثیر کی مقدار کیا ہے؟

۷) زمین کس صورت میں ناپاک چیز کو پاک کرسکتی ہے؟

خالی جگہوں کو پُر کریں!

نجس چیزوں کو پاک.................................. کہلاتی ہیں۔

کثیر پانی میں وہ تمام پانی شامل ہیں......................... لیٹر سے زیادہ ہو۔

مکان کا نجس ہونے والا حصہ تر اور آفتاب کی کرنوں.............................. ہوں۔

آفتاب................................... سے پہلے عین نجس کو برطرف کردیا جائے۔

.... کرنوں کے پڑنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔

وہ تر جگہ آفتاب کی کرنوں کے..................... ہی خشک ہوں۔

سبق ۲۰

بیت الخلاء کے آداب

۱. اگر آپ اپنے گھر میں نہ ہوں تو بیت الخلاء جانے سے قبل اجازت لینا بہتر ہوگا۔

۲. بیت الخلاء میں چپل پہنے رہنا مستحب ہے۔

۳. جب بیت الخلاء میں ہوں تو دوسروں سے پردہ واجب ہے۔

۴. قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے بیٹھنا حرام ہے۔

۵. طہارت کیلئے طاہر پانی استعمال کرنا لازمی ہے۔

۶. کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے۔

۷. پیشاب و پاخانہ کو روکے رکھنا مکروہ ہے۔ اگر روکنے سے صحت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو روکنا حرام ہے۔

۸. نماز سے قبل اور سونے سے قبل پیشاب کرنا مستحب ہے۔

۹. بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اور نکلتے وقت دایاں پاؤ پہلے رکھنا چاہیے۔

۱۰. طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہیے۔

الفاظ ومعانی

الفاظ	معانی
بیت الخلا	قضائے حاجت کی جگہ (ٹوائلٹ)
حرام	جس کام کے کرنے میں عذاب ہو۔

مستحب	جس کو کرنے میں ثواب ہو،اور نہ کرنے میں گناہ نہ ہو
طاہر	پاک

سوچو! اور جواب دو :

۱) بیت الخلاء کے آداب ترتیب کے ساتھ سناؤ؟
۲) بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف چہرہ کرنا کیسا ہے؟
۳) نماز اور سونے سے قبل پیشاب کرنا کیسا ہے؟
۴) داہنے ہاتھ سے آب دست کرنا کیسا ہے؟
۵) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

خالی جگہوں کو پر کرو :

۱. بیت الخلاء میں چپل پہنے رہنا..................ہے۔
۲. قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے ....ہے۔
۳. کھڑے ہو کر پیشاب کرنا..................ہے۔
۴. داہنے ہاتھ سے آب دست ....ہے۔
۵. حاجت کو روکے رکھنا ....ہے۔

خالی جگہوں کو پر کر کے لفظ بناؤ:

جیسے

	خ	ل	..	ء	خلاء
م	ک	..	و	ہ	....
	ق	ب	..	ہ	....

سبق ۲۱

وضو

نماز پڑھنے کیلئے وضو کرنا ضروری ہے۔

مسجد اور ائمہ کے حرم میں داخل ہونے سے پہلے وضو کر لینا اچھا ہے بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ باوضو رہیں اس طرح ہم شیطان کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

غصہ آنے پر وضو کرنے سے غصہ کم ہو جاتا ہے۔

وضو کا طریقہ :

وضو کرنے سے پہلے گھڑی، انگوٹھی اور عینک اتار لینا چاہیے۔

وضو کرنے سے پہلے پاک صاف پانی پیدا کرنے کیلئے اللہ کا شکر ادا کریں اور کہیں :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

وضو شروع کرتے وقت وضو کی نیت کریں :

وضو کرتا ہوں میں قُرْبَةً اِلَى اللهِ

(اللہ سے قریب ہونے کیلئے)

۱. دومرتبہ اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں

۲. تین مرتبہ کلی کریں

۳. تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں

۴. داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر چہرے کو لمبائی میں پیشانی (جہاں سے بال اگتے ہیں) سے لیکر ٹھڈی کے سرے تک ۔اور چوڑائی میں انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کے سرے کے درمیان چہرے کا جتنا حصہ آتا ہے، چہرہ دھوتے وقت ہاتھ ہمیشہ پیشانی سے نیچے کی طرف جائے اور پانی پورے چہرے پر پھیلے۔

۵. بائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیں اور داہنے بازو کو کہنی سے لیکر انگلیوں کے آخری سرے تک دھوئیں، پھر داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لیں اور بائیں ہاتھ کو کہنی سے لیکر انگلیوں کے آخری سرے تک اس طرح دھوئیں کہ پانی کہنی سے انگلیوں کے آخری سرے تک ہر حصے تک پہنچ جائے۔

۶. داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے سر کا مسح کریں ،یعنی تالو سے سر کے اَگلے حصے تک انگلیاں پھیریں، انگلیاں پیشانی کو نہ لگیں ۔

۷. داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کا انگلیوں کے سروں سے لیکر پیر کے ابھرے ہوئے حصہ تک مسح کریں اور بہتر ہے ٹخنے تک مسح کریں. اسی طرح بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح کریں۔

سوچو! اور جواب دو :

۱. نماز پڑھنے کیلئے کیا وضو کرنا ضروری ہے؟

۲. غصہ آنے کے وقت وضو کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۳. وضو کرنے کا طریقہ بیان کرو؟

۴. وضو میں کون سی چیزیں واجب ہیں؟

۵. کن کن حصوں کو دھونے سے وضو ہوتا ہے؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. نماز پڑھنے کیلئے...................ہے۔

۲. غصہ آنے کے وقت...................چاہیے۔

۳. وضو کرنے سے پہلے...................اتار لینا چاہیے۔

۴. دو مرتبہ اپنے ہاتھ...................تک دھوئیں۔

۵. تین مرتبہ...................کریں۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

			م	س	ج	د	مسجد ....
				و	ض	و	....
			ع	ی	ن	ک	....
ا	ن	گ	و	ٹ	ھ	ی	....

نماز

نماز خدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہے، نماز دین کا ستون ہے۔

نماز اگر قبول ہو جائے تو دیگر اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔

نماز اگر قبول نہ ہو تو دیگر اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔

نماز ہر برائی سے روکتی ہے۔

نماز نہ پڑھنے والا روز قیامت ائمہ علیہم السلام کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

نماز صبح کا وقت صبح صادق سے سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

نماز ظہر وعصر کا وقت سورج کے ڈھلنے سے غروب ہونے تک۔

نماز مغرب وعشاء کا وقت پچھّم کی سرخی ختم ہونے سے نصف شب تک۔

اذان اور اقامت کے بعد نیت کریں :

نیت : کرتے وقت سیدھے کھڑے ہوں اور جو نماز ادا کرنا چاہتے ہوں اس کا قصد کریں جیسے نماز صبح پڑھتا ہوں دو رکعت قربۃً الی اللہ (اگر بالغ ہوں تو واجب قربۃً الی اللہ کہیں) نیت کے فوراً بعد اللہ اکبر کہیں جو کہ تکبیر الاحرام ہے۔

(تکبیر احرام کہتے وقت ہاتھوں کو کان تک لے جانا اور ہتھیلی قبلہ رخ رکھنا مستحب ہے)

تکبیر کہنے کے بعد قیام کی حالت میں سورۂ حمد اور
کوئی دوسرا سورہ پڑھیں۔
(حالت قیام نگاہ سجدہ گاہ پر ہونی چاہئے)

اس کے بعد اللّٰہ اکبر کہیں اور رکوع میں جائیں۔
رکوع میں تین مرتبہ
سُبْحَانَ رَبِیَّ الْعَظِیْمِ وبِحَمْدِہٖ پڑھیں۔

رکوع سے قیام میں جائیں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٖ پڑھیں۔

اس کے بعد سجدے میں جائیں اور تین مرتبہ
سُبْحَانَ رَبِیَّ الْاَعْلٰی وبِحَمْدِہٖ
پڑھیں۔

پہلے سجدے سے اُٹھ کر بیٹھیں اور نظریں گود کی طرف جماتے ہوئے کہیں اللّٰہُ اَکْبَرُ ، پھر پڑھیں : اَسْتَغْفِرُ اللّٰہُ رَبِیّ وَاتُوبُ اِلَیْہِ، پھر اَللّٰہ اَکْبَر کہہ کر دوسرے سجدے میں جائیں اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ ، پڑھیں۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھیں، اور اللّٰہ اکبر کہیں اور اٹھ کر قیام میں جاتے ہوئے بِحَوْلِ اللّٰہِ وقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ واقْعُدُ پڑھیں۔

دوسری رکعت:

حالت قیام میں سورۂ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھیں، اور
قنوت کیلئے ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء پڑھیں :
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّ نیا حَسَنَۃً
وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.
قنوت کے بعد ہاتھ چھوڑیں اور رکوع میں جائیں اور پہلی
رکعت کی مانند دونوں سجدے بجالائیں۔ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھیں اور تشہد پڑھیں:
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ،
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد
تشہد کے بعد تیسری رکعت کیلئے قیام میں جانے کیلئے بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہیں۔
تیسری رکعت کے قیام میں تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھیں :
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ولاَ اِلٰہَ اِلَّآ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

رکوع میں جائیں اور دونوں سجدے بجالانے کے بعد بیٹھیں اور تشہد اور سلام پڑھیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد.

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

قنوت :

قنوت کے معنی نماز پڑھتے وقت اللہ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ہیں۔

دوسری رکعت کے رکوع میں جانے سے پہلے جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو اس کو قنوت کہتے ہیں۔ اللہ کو بندوں کا دعا کرنا پسند ہے۔ قنوت کیلئے ہاتھ اٹھانے سے قبل اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلے کی طرف ہوں، انگلیاں جڑی ہوں، انگوٹھے علیحدہ ہوں۔ دعا با آواز پڑھنی چاہیے۔ قنوت میں یوں تو کوئی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ لیکن عام دعائیں یہ ہیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (سورۃ البقرہ ۲۰۱)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا. (قرآن سورۃ بنی اسرائیل ۱۴: ۲۴)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے اللہ (سورۃ طٰہٰ ۲۰: ۱۱۴)

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (سورۃ ابراہیم ۱۴: ۴۰)

معانی واشارات :

خوشنودی	رضامندی، خوشی
ستون	کھمبا
اعمال	عمل کی جمع، کام
شفاعت	بخشش
محروم	خالی ہاتھ رہ جانا
صبح صادق	سورج طلوع ہونے سے پہلے کا وقت، سحر کا وقت
غروب	سورج کا ڈوب جانا
سرخی	لالی
نصف شب	آدھی رات

سوچو! اور جواب دو :

۱. نماز کیلئے نیت کا کیا طریقہ ہے؟
۲. قیام میں نظریں کہاں ہونی چاہیے؟
۳. سورۂ فاتحہ کب پڑھی جائے گی؟
۴. قنوت کے معنی کیا ہیں؟ قنوت کب اور کیسے پڑھتے ہیں؟
۵. اگر نماز قبول نہ ہو تو کیا دیگر عمل قبول ہوں گے؟
۶. کیا نماز ترک کرنے والے کو روز قیامت ائمہ علیہم السلام کی شفاعت ملے گی؟
۷. نماز کن چیزوں سے روکتی ہے؟

جملے مکمل کرو :

۱. اگر نماز.................. دیگر اعمال بھی .... گے

۲. نماز .... روکتی ہے

۳. نماز نہ.................. ائمہ علیہم السلام کی شفاعت .... گا۔

۴. اذان اور اقامت کے بعد.............. کریں۔

۵. نیت کرتے وقت ہاتھ.................. تک لے جائیں۔

۶. سجدے سے اٹھ کر چہار زانو بیٹھیں اور نظریں.............. کی طرف جمائیں۔

۷. قیام میں نظریں.................. کی طرف رکھیں۔

نیچے دئے الفاظ کے آخر میں ''ی'' لگاؤ :

جیسے :

نماز	نمازی
خوشنود	....
سرخ	....
سفید	....
سیاہ	....

سبق ۲۳

بھائی چارہ

مسلمان ہمیشہ آپس میں مل بانٹ کر کھاتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اپنی ضروریات سے زیادہ دوسروں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی کو بھائی چارہ کہتے ہیں۔

جنگ موتہ کے دوران حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابی زخمی ہو گئے تھے اور خون میں لت پت میدان جنگ میں پڑے تھے، تمام زخمی اصحاب پیاس سے بے تاب تھے اور پانی پانی چلا رہے تھے۔

ایک شخص کی نظر جب ان زخمی اور پیاسے اصحاب رسولؐ پر پڑی تو وہ پانی لے کر ایک زخمی کے قریب پہنچا لیکن اس صحابی نے پانی پینے سے انکار کر کے دوسرے صحابی کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ: ''انھیں پانی کی ضرورت زیادہ ہے''۔ وہ شخص دوسرے صحابی کے قریب پہنچا لیکن دوسرے نے بھی پانی پینے سے انکار کرتے ہوئے تیسرے زخمی کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ ''انھیں پانی کی ضرورت

زیادہ ہے''۔ جب وہ شخص تیسرے زخمی کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا۔ تب وہ شخص دوسرے زخمی کے قریب پہنچا وہ بھی شہید ہو چکا تھا اسی طرح پہلا زخمی بھی شہید ہو چکا تھا۔ تمام زخمی اصحاب کی خواہش تھی کہ ان کی ضرورت پوری ہونے سے پہلے دوسرے کی ضرورت پوری ہو۔ لیکن خود غرض انسان ہر چیز پہلے خود حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسروں کا خیال نہیں کرتا۔

معانی واشارات :

مل بانٹ کر	آپس میں تقسیم کر کے
جنگ	مسلمانوں اور
خون میں لت پت	خون میں ڈوبا ہوا
بے تاب	بے قرار
خود غرض	مطلبی

سوچو! اور جواب دو :

۱. مل بانٹ کر کھانے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

۲. زخمی اصحاب کیوں بے تاب تھے؟

۳. جب ایک شخص پانی لے کر پہلے زخمی کے پاس گیا تو انھوں نے کیا کہا؟ دوسرے اور تیسرے زخمی نے کیا کہا؟

۴. اس سبق ''بھائی چارہ'' سے ہم نے کیا سیکھا؟

۵. کیا خود غرضی اچھی چیز ہے؟

خالی جگہیں پر کرو :

۱. مسلمان ہمیشہ آپس میں .... کھاتے ہیں۔

۲. تمام زخمی اصحاب .... بے تاب تھے۔

۳. انھیں پانی کی .... زیادہ ہے۔

۴. خود غرض انسان ہر چیز پہلے .... کرنا چاہتا ہے، دوسروں کا .... نہیں رکھتا۔

۵. اس کو بھائی .... کہتے ہیں۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

چ	ا	ر	ہ	چارہ ....
	ج	ن	گ	....
م	و	ت	ہ	....
ش	ہ	ی	د	....
ل	ت	پ	ت	....

سبق ۲۴

اچھا طالب علم

عمران دُوسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ ایک اچھا طالب علم ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ رات کو سونے سے پہلے اگلے دن کے ٹائم ٹیبل کے مطابق کتابیں اور کاپیاں اپنے بستے میں رکھ لیتا ہے۔ رات کو جلدی سو جاتا ہے اس لیے صبح سویرے اُٹھ جاتا ہے۔ صبح سب سے پہلے اپنے والدین کو سلام کرتا ہے۔ اپنے دانت صاف کرتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ اور نہا کر صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے۔ اسکول ہمیشہ وقت پر پہنچتا ہے۔ اساتذہ سے بڑے ادب اور احترام سے پیش آتا ہے۔ ان کی باتیں غور سے سُنتا ہے اور انہیں یاد بھی رکھتا ہے۔

اپنے دوستوں کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آتا ہے۔

پڑھائی یا کھیل کود کے دوران کبھی جھگڑا نہیں کرتا اور بغیر اجازت ان کی چیزیں نہیں اُٹھاتا۔ اسکول

سے چھٹی ملنے کے بعد سیدھا اپنے گھر جاتا ہے۔ گھر پہنچ کر والدین کو سلام ضرور کرتا ہے گھر میں بھی سب کے ساتھ ادب سے پیش آتا ہے۔ اپنا ہوم ورک وقت پر کر لیتا ہے۔ عمران صفائی کا بہت خیال رکھتا ہے۔ اس کے ناخن ہمیشہ صاف ہوتے ہیں اور وہ اپنے کپڑوں کو کبھی گندا نہیں کرتا۔ وہ روزانہ شام کو اپنے والد کے ساتھ نماز پڑھنے مسجد بھی جاتا ہے۔

ان اچھی عادتوں کی وجہ سے عمران کے والدین، اساتذہ اور دوست اس سے بے حد خوش رہتے ہیں۔ ایسے بچوں سے خدا اور رسول بھی خوش رہتے ہیں۔

معانی و اشارات :

والدین	ماں باپ
اساتذہ	استاذ کی جمع، تعلیم دینے والا

سوچو! اور جواب دو :

۱. عمران کس جماعت میں پڑھتا ہے؟
۲. اس کی عادت کیا ہے؟
۳. اپنے اساتذہ اور والدین کے ساتھ کیسے پیش آتا ہے؟
۴. کیا وہ رات کو جلدی سوتا ہے؟
۵. وہ اپنے صبح و شام کی زندگی کس طرح گزارتا تھ ہے؟

خالی جگہوں کو پر کرو :

۱. عمران دوسری..............................میں پڑھتا تھا۔

۲. وہ ایک اچھا..............................ہے۔

۳. اساتذہ سے بڑے......................سے پیش آتا تھا۔

۴. اسکول ہمیشہ.......................پر پہنچتا ہے۔

۵. عمران..............................کا بہت خیال رکھتا تھا۔

حروف کو ملا کر صحیح لفظ بناؤ :

جیسے :

ا	چ	ھ	ا	......اچھا......
ب	س	ت	ہ	....
ن	ا	خ	ن	....
ط	ا	ل	ب	....
	ع	ل	م	....
	ص	ا	ف	....

سبق ۲۵

جھوٹ

’’جھوٹا اس وقت تک جھوٹ نہیں بولتا کہ جب وہ اپنے اندر خود کو کمتر نہ سمجھنے لگے‘‘۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم)

جھوٹ معمولی نوعیت کے بھی ہو سکتے ہیں جیسے کہ لطایف میں ہوتے ہیں یا ایسے معمولی جھوٹ بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد محض کسی کو گمراہ کرنا ہو۔ جھوٹ خواہ معمولی ہو یا بڑا، مزاحاً کہا گیا ہو یا دل سے کہا گیا، ہر صورت میں جھوٹ ناپسندیدہ فعل ہوتا ہے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے،

’’جھوٹ سے ہمیشہ دور رہو چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، سنجیدہ ہو یا مزاحاً کہا گیا ہو، یا لطیفہ میں ہی کہا گیا ہو۔ کیونکہ جو شخص معمولی جھوٹ بولے گا وہ بڑا جھوٹ بولنے سے بھی نہیں ڈرے گا۔ ایک جھوٹ ہزار جھوٹ کہلواتا ہے اور پھر جھوٹ بولنے کی عادت ہی پڑ جاتی ہے۔‘‘

جھوٹ ذلت کا باعث ہے اور گھروں میں اور سماج میں جھوٹ سے فساد پیدا ہوتا ہے، جھوٹ سے جھوٹی قسمیں اور جھوٹی گواہی اور بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

جھوٹ سے نجات پانے کا بہترین طریقہ تاریخ پڑھنا اور یہ دیکھنا چاہیے کہ جھوٹ بولنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ مثلاً، ابولہب، ابوسفیان، معاویہ، یزید وغیرہ، ان لوگوں نے حق کو ٹھکرایا اور باطل (جھوٹ) کو گلے لگایا۔

قرآن میں اللہ فرماتا ہے،

قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ لا فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ط

ترجمہ : تم سے پہلے بہتیرے واقعات گزر چکے ہیں پس ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا

(سورۃ آل عمران، آیت :۱۳۶)

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
نوع	قسم
مزاحاً	مذاق کے طور پر

سوچو! اور جواب دو :

۱) جھوٹ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ؟
۲) جھوٹ کیوں ناپسندیدہ ہوتا ہے ؟
۳) امام زین العابدینؑ نے جھوٹ کے متعلق کیا فرمایا ؟

حروف کو ملا مکمل لفظ بنائیں:

ق	د	خ	ل	ت	قدخلت ....
ق	ب	ل	ک	م	....
ف	س	ی	ر	و	....

سبق ۲۶

کسی کا بھی مذاق مت اُڑاؤ

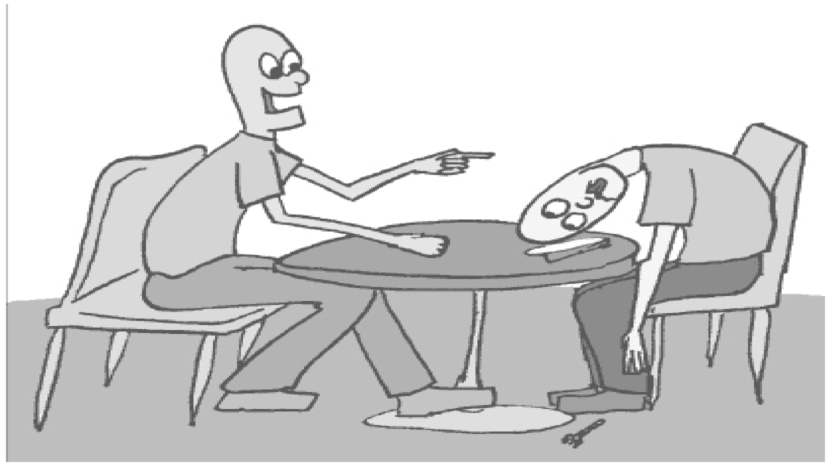

اگر کوئی شخص آپ کا مذاق اڑائے تو آپ کیا محسوس کریں گے؟ کیا آپ کو خوشی ہوگی ؟ جب آپ سبق پڑھ رہے ہوں اور آپ سے غلطی ہوگئی ہو اور آپ کے ساتھی آپ کو چھیڑنے اور چڑھانے لگیں تو کیا آپ افسردہ نہ ہوجائیں گے ؟ کیا آپ اس طرح چھیڑنے والے کو بدتمیز سمجھتے ہیں ؟ دوسرے لوگوں کا اگر مذاق اڑایا گیا تو آپ ہی کی طرح دکھی ہوں گے۔ اللہ بھی ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو دوسرے لوگوں کو چھیڑتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اللہ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ دوسروں کی ہتک نہ کریں مذاق نہ اڑائیں اور دوسروں کو کمتر و حقیر نہ سمجھیں۔

''اے لوگو ! جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو، خبردار ہو جاؤ، تم میں سے بعض لوگ دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں، کبھی کسی کا مذاق مت اڑاؤ، ہوسکتا ہے تم کسی ایسے شخص کا بھی مذاق اڑاؤ

جوتم سے بہتر ہو۔ ایک دوسرے کی چغلی مت کرو، دوسروں کو مختلف ناموں سے مت چھیڑو، کسی کی ہتک کرنا اور برے القاب دینا مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔''

رسول اللہ صلعم نے فرمایا، ''جو کسی مسلمان کا مذاق اڑائے، اس کا چھیڑ کا (برا) نام رکھے بالکل ایسا ہی ہے جیسے وہ شخص مجھ (رسول اللہ ﷺ) سے جنگ کے لئے نکلا ہو۔''

سبق پڑھانے کا طریقہ !

(ا) کسی کا بھی مضحکہ نہ اڑاؤ

امام حضرت حسن علیہ السلام کے فضائل سمجھاتے وقت یہ واقعات بھی سنائیں اور سمجھائیں۔

بے رحم دشمن، کسی کو بھی بے عزت نہ کرو اور کسی کا بھی مضحکہ نہ اڑاؤ۔

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
افسردہ	غمگین،
شیوہ	طریقہ
چغلی	پیٹھ پیچھے برائی کرنا
ہتک کرنا	بے عزتی کرنا
القاب	لقب کی جمع

سوچو! اور جواب دو :

ا) کسی کا بھی مذاق کیوں نہیں کرنا چاہیے ؟

۲) اللہ نے قرآن میں کیا تنبیہ کی ہے ؟

۳) رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے ؟

۴) اگر آپ کا مذاق اڑایا جائے تو کیا آپ خوش ہوں گے ؟

۵) اللہ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا؟

مشق !

خالی جگہوں کو پر کر کے لفظ بناؤ:

جیسے

پ	س	..	د	پسند................
م	ج	ی	..	....
غ	..	ط	ی	....
..	ہ	ت	ر	....
چ	غ	..	ی	....

دوستی کا خاتمہ

دو دوست ایک ساتھ بازار گئے، ان میں سے ایک کا نوکر بھی ان کے ساتھ تھا اور ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ دونوں دوست بازار سے گزر رہے تھے، کہ ان کا نوکر ان سے بچھڑ گیا نوکر اپنے دوستوں سے باتیں کرتا، دوکانوں میں تاک جھانک کرتا، آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا، جب اس کے مالک نے پلٹ کر دیکھا تو نوکر کا دور دور تک پتہ نہیں تھا، کچھ دیر بعد نوکر ان کے قریب پہنچا تو اس کا مالک اس پر برس پڑا اور اس کو ماں کی گالی دی۔ جب یہ شخص گالیاں بک رہا تھا اس کے اس کے دوست (جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تھے) نے فرمایا:

”تم نے اس کی ماں کی بے عزتی کی، میں نے سمجھا تھا کہ تم مسلمان اور متقی ہو“۔

اس شخص نے کہا: ”فرزند رسول اللہ! یہ نوکر سندھ کا باشندہ ہے اس کی ماں بھی سندھی ہے۔ وہ مسلمان بھی نہیں ہے لہٰذا اس کو گالی دینا درست ہے“۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ”میں جانتا ہوں کہ وہ مسلمان نہیں ہے لیکن ہر مذہب کے قاعدے اور قانون ہوتے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم اپنے مذہب کے رسم و رواج کے مطابق شادی کرے تو اس کے بچے جائز ہوں گے“۔

اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”ہماری دوستی اب ختم ہوگئی، وہ دوست کی حیثیت سے بازار میں داخل ہوئے اور اجنبیوں کی مانند بازار سے واپس ہوئے“

الفاظ و معانی

الفاظ	معانی
برس پڑنا	غصہ میں کسی کو برا بھلا کہنا
رسم و رواج	دستور، قاعدہ، رسم
جائز	مذہب کے مطابق جس کام کو کرنے سے گناہ نہ ملتا ہو

سوچو! اور جواب دو:

۱) دوست نے نوکر کو گالی دینے کی کیا وجہ بتائی؟
۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا فرمایا؟
۳) مالک نے نوکر کو کیا کہا؟
۴) امام جعفر علیہ السلام اس سے کیا فرمایا؟
۵) کیا کسی کافر کو گالی دینا درست ہے؟

خالی جگہیں پر کرو:

۱. دو دوست ایک ساتھ ....گئے۔

۲. تم نے اس کی ماں کی بے..............................کی۔

۳. میں نے سمجھا تھا کہ تم..................اور.................ہو۔

۴. اس شخص نے کہا:..............................یہ نوکر سندھ کا باشندہ ہے۔

۵. میں جانتا ہوں کہ وہ ....نہیں ہے۔

مشق!

خالی جگہوں کو پر کر کے لفظ بناؤ:

جیسے

د	..	س	ت	ی	دوستی................
خ	ا	..	م	ہ	....
..	ن	و	..	ر	....
..	ب	چ	..	ھ	....
ج	ھ	ا	..	ک	....
..	ل	..	ک	ی	....

سبق ۲۸

سورۃ القارعہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَلۡقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾
يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ
كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ
فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

﴿شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے﴾

کھڑکھڑانے والی ﴿۱﴾ اور کیسی کھڑکھڑانے والی ﴿۲﴾ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیسی کھڑکھڑانے
والی ہے ﴿۳﴾ جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کے مانند ہو جائیں گے ﴿۴﴾ اور پہاڑ دھنکی ہوئی
روئی کی طرح اڑنے لگیں گے ﴿۵﴾ تو اس دن جس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا ﴿۶﴾ وہ پسندیدہ عیش
میں ہوگا ﴿۷﴾ اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا ﴿۸﴾ اس کا مرکز ہاویہ ہے ﴿۹﴾ اور تم کیا جانو کہ ہاویہ کیا مصیبت
ہے ﴿۱۰﴾ یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۱﴾

سورۂ ماعون

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ؕ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۙ ۝٢
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ؕ ۝٣ فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ ۝٤
الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ ۝٥ الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۙ ۝٦
وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ۝٧

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے (۱) یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیدیتا ہے (۲)
اور کسی کو مسکین کے کھانے کے لئے تیار نہیں کرتا ہے (۳) تو تباہی ہے ان نمازیوں کے لئے (۴)
جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (۵) دکھانے کے لئے عمل کرتے ہیں (۶)
اور معمولی ظروف بھی عاریت پر دینے سے انکار کرتے ہیں (۷)

سورۂ تکاثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ۝١ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ ۝٢
كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ ۝٤
كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ ۝٦
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ ۝٧ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ۝٨

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
تمہیں باہمی مقابلۂ کثرتِ مال واولاد نے غافل بنادیا (۱) یہاں تک کہ تم نے قبروں سے ملاقات کرلی (۲)
دیکھو تمہیں عنقریبِ معلوم ہوجائے گا (۳) اور پھر خوب معلوم ہوجائے گا (۴)
دیکھو اگر تمہیں یقینی علم ہوجاتا (۵) کہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے (۶)
پھر اسے اپنی آنکھوں دیکھے یقین کی طرح دیکھو گے (۷)
اور پھر تم سے اس دن نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا (۸)

سبق ۳۱

سورۂ تین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۱) اور طور سینین کی (۲) اور اس امن والے شہر کی (۳)
ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے (۴)
پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا ہے (۵)
علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال انجام دیئے تو ان کے لیے
نہ ختم ہونے والا اجر ہے (۶) پھر تم کو روز جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے (۷)
کیا خدا سب سے بڑا حاکم اور فیصلہ کرنے والا نہیں ہے (۸)

سبق ۳۲

سورۂ زلزال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ
لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
جب زمین زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی (۱) اور وہ سارے خزانے نکال ڈالے گی (۲)
اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے (۳) اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی (۴)
کہ تمہارے پروردگار نے اسے اشارہ کیا ہے (۵) اس روز سارے انسان گروہ درگروہ قبروں سے نکلیں
گے تا کہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں (۶) پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۷)
اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۸)